تحقیق جمیل
در
لزوم کفر اسماعیل

بقلم فیض رقم
حضرت علامہ مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

رضا اکیڈمی
۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔ ۳

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اس مبارک رسالہ میں محقق ممدوح دام ظلہ العالی نے اکابر اہلسنت علیہم الرحمۃ والرضوان کے ان کلمات طیبات کو جلوہ دیا جن کی تجلیات سے یہ حقیقت ظاہر و روشن ہے کہ امام وہابیہ ہند اسماعیل دہلوی کے اقوال کفر لزومی ہیں متبین فی الکفر ہیں لہٰذا اسماعیل دہلوی کا لزوم کفر اور بد دینی یقیناً ثابت ہے اور باتفاق علمائے اہلسنت اسماعیل دہلوی کے گمراہ ہونے میں شک نہیں۔ ہاں اس کی تکفیر میں علمائے اہلسنت کا اختلاف ہے تفصیل کے لیے بوستانِ

تحقیقِ جمیل
در
لزومِ کفرِ اسماعیل

کی سیر کا قصد کیجیے جس کی بہاریں اہلسنت کے مشام جاں کو معطر کرتی اور تشنۂ ظلمت کے ماروں پہ نور ہوش و خرد کی پھوار برساتی ہیں

مصنفہ

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مد ظلہ النورانی
نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام مانا پار بہریا حسین آباد گرنٹ
ضلع بلرام پور - یوپی - ۲۷۱۶۰۴

خلیفہ

حضور بدر الملۃ والدین حضرت علامہ مفتی شاہ بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

بفیض: حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بموقعہ:- ۲۵ سالہ عرس حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر:- رضا اکیڈمی بمبئی ★ سلسلہ اشاعت نمبر: ۳۱۰

ترسیل کتب کا پتہ: مدنی کتاب گھر اینڈ مدنی جنرل اسٹورس

ہندوستانی مسجد کے پاس منڈی بازار برہان پور ایم پی۔ 98260 46147

مشمولات

۱- تقدیم ——— ص۱ تا ص۱۴

حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

۲- تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل ——— ص۱۵ تا ص۹۴

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

۳- برق تابندہ ——— ص۹۹ تا ص۱۱۳

مولانا غلام رسول نوری

تصدیقات ——— ص۹۴، ۹۵

۱- زیب و زینت علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ نوری

۲- حضرت علامہ مولینا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی

تاریخ تصنیف

۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ روز شنبہ مطابق ۶ اکتوبر ۲۰۰۱ء

۴- لمعات ثلثہ ——— ص۱۱۴ تا ص۱۱۸

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

سن اشاعت بار دوم ——— ۱۴۲۷ھ

ضروری اعلان

"اطیب البیان" جسکی اشاعت رضا اکیڈمی ممبئی کیطرف منسوب و مشہور ہوئی جس کے مقدمہ میں سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف جو باتیں شائع ہوگئیں اسکی ہم سخت تردید کرتے ہیں اور اسکے باقاعدہ رد کیلئے حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب رضوی کی تالیف تحقیق جمیل در لزوم کفر اسمٰعیل شائع کرتے ہیں۔

اسیر مفتی اعظم ہند
سعید نوری

تقدیم

از ـــــ حضرت علامہ مفتی **اسرار احمد** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

۷۸۶

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ الفخیم۔

سیف اللہ المسلول مولانا المحقق معین الحق **فضل الرسول** قدس سرہٗ جن کی حمایتِ حق ونکایت باطل کا چرچا چار دانگ عالم میں پھیلا ــــــــــ ماہر منطق وفلسفہ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے تقریظ ”معتقد منتقد“ میں جن کی جلالت علمی کا خطبہ پڑھا بلکہ حمایت سنیت و ردِ وہابیت میں جن کی اصابتِ رائے کا لوہا مانا ــــــــــ جنہوں نے امام وہابیۂ ہند اسماعیل دہلوی کی گمراہی و بے دینی کے خلاف متعدد تحریرات لکھیں اور دوٹوک رد فرمایا ــــــــــ یہاں تک کہ کتاب مستطاب ”سیف الجبار المسلول علی الاعداء للابرار“ میں علامہ خیرآبادی کی جانب سے تکفیر دہلوی پر مشتمل خلاصہ فتویٰ بیان فرمایا ــــــــــ اور اس کے آخر میں یہ تک ذکر فرمایا کہ

> مہریں ودستخط اکثر اعلام کی اس پر ثبت ہوئیں۔ (سیف الجبار ص ۶۰)

مگر بایں ہمہ **حضرت ممدوح** نے خود **دہلوی** پر **فتوائے کفر** نہیں دیا رہا جن علمائے اہلسنت نے دہلوی کی تکفیر کی ان کے فتوے کو بیان

فرمانا تو یہ **نقل تکفیر** ہے تکفیر نہیں اور اس سے غایت مقصود **امام وہابیہ** کا رد ہے ——— جیساکہ خود علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے دوسرے باب میں فرمایا

> کتاب التوحید صغیر پہلے دن مکہ معظمہ میں گئی کہ علماء مکہ نے اس کا رد لکھا اور تفویۃ الایمان گویا اسی کا ترجمہ وشرح ہے۔ راقم اسی کا ترجمہ لکھ کر بعد بڑھانے لفظ فائدے کے اشارہ کر دے گا کہ تفویۃ الایمان میں بھی یوں ہی لکھا ہے اس کے بعد **نقل** کرے گا کلام علمائے مکہ کا کہ دونوں کے رد کے واسطے کافی ہو۔ (سیف الجبار ص ۶۹)

علامہ بدایونی قدس سرہٗ اگر دہلوی کے کفر کو التزامی جانتے اور دہلوی کو کافر کلامی مانتے تو "سیف الجبار" میں انھیں خود دہلوی کی تکفیر جزمی حتمی کرنے سے کیا مانع تھا خصوصًا اس صورت میں کہ امام وہابیہ کا رد اور ضلالت وہابیت کی نقاب کشائی ہی سیف الجبار کا موضوع ومقصود ہے۔ یہ مقصود دوسروں کی تکفیر نقل کرنے سے جیسا حاصل ہے خود تکفیر کرنے سے اور بڑھ کر حاصل تھا ——— یعنی دہلوی اگر علامہ بدایونی قدس سرہٗ کے نزدیک کافر کلامی ہوتا تو اس کی تکفیر جزمی حتمی سے بڑھ کر علامہ بدایونی کی طرف سے اس کا اور رد کیا ہو سکتا تھا ———

——— پھر "المعتقد المنتقد" جو خاص بحث عقائد میں ہے اس میں جگہ جگہ علامہ بدایونی قدس سرہٗ دہلوی کے اقوال وعقائد کی شناعت، ضلالت، کفریت آشکارا کرتے ہیں۔ خود اس پر بیان حکم میں اسے **مخالف اہل سنت** یعنی **گمراہ** بھی کہتے ہیں مگر اس کے کسی قول

عقیدہ پر اسے خود **کافر نہیں** کہتے ـــــــــ جیساکہ اس کا نہایت مفید وجامع اور بامعنیٰ وواضح بیان کتاب مستطاب **"تحقیق جمیل"** میں ہے

تو معلوم ہوا کہ دہلوی پر دیگر علماء کی تکفیر نقل کرنے پر اکتفا کرنا علامہ بدایونی قدس سرہٗ کی طرف سے دہلوی کا شدید **رد** تو ہے مگر وہ خود دہلوی کی تکفیر کے قائل نہیں ـــــ

دہلوی پر احکامِ تکفیر علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے "سیف الجبار" میں اور بھی **نقل** فرمائے ہیں ـــــــ چنانچہ "صراط دہلوی" میں اس کے پیر کے متعلق جو لکھا تھا اس کا خلاصہ نقل کرکے فرماتے ہیں

> دیکھو کہ اس کلام میں کیسی کیسی خرابیاں بھری ہیں پہلے سید احمد کو لکھا کہ ـــــ "کمال مشابہت پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مخلوق کیے گئے تھے اس سبب سے بے علم رہے" ـــــ (سیف الجبار ص۵۲)

پھر اس پر رد کرتے اور تکفیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"استغفر اللہ استغفر اللہ یہ کیا جرأت و بے ادبی ہے خدا پناہ میں رکھے ایسی گمراہی سے ـــــــــ

شفائے قاضی عیاض وغیرہ معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ کسی کو اس کی بڑائی[1] کے واسطے تشبیہ دینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس بات میں کہ ان پر دنیا میں جائز تھی بہت برا ہے اور مرتبۂ نبوت اور رسالت کی بے توقیری اور

---

[1] مطبع اہل سنت وجماعت نمبر ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ اور جنید بکڈپو گوجیدہ ضلع بالاسور، اڑیسہ سے طبع شدہ "سیف الجبار" کے دونسخوں میں ص۳۹ اور ص۵۲ پر لفظ "برائی" چھپا ہے مگر شفا شریف وجہ خامس میں اس مقام پر الفاظ یہ ہیں "علی مقصد الترفیع لنفسہٖ اولغیرہٖ" (نسیم الریاض جزء رابع ص۴۰۳ مطبوعہ مرکز اہل سنت برکاتِ رضا) پھر علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے شرح شفا میں "علی مقصد الترفیع" کا مطلب اور علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ نے نسیم الریاض میں "الترفیع" کا معنیٰ یوں بیان کیا "بالفاء ای علی جھۃ اعلائہ" "ای التعظیم" (نسیم الریاض مذکور ص۴۰۳) اس سے ظاہر ہے کہ یہ لفظ "بڑائی" ہے جو کتابت کی غلطی سے "برائی" لکھ گیا راقم اس طرف التفات نہ کرسکا اور "تقدیمِ تحقیقِ جمیل" طبع اول میں یہی نقل ہوگیا۔ ۱۲ منہ

بے تعظیمی ہے اُمی ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی۔ سوائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب کے حق میں عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا ـــــــ اوروں کے حال کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال سے کیا نسبت ـــ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا ـــــ دوسروں کو سبب ہے ہلاک کا ـــــ اس کلام میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر واہانت ہے اور لوگوں نے ایسے کلام کرنے والے کو کافر بھی کہا ہے اور حکم کیا ہے قتل کا ـــــ یہ سب تفصیل شفا کی وجہ خامس اور وجہ سابع میں مذکور ہے "(سیف الجبار ص۵۲، ۵۳)

پھر دوسری خرابی کے عنوان سے فرماتے ہیں ـــــــ

دوسری خرابی لکھا کہ " ایک مقام والوں کو احکام شرعیہ بے واسطہ پیغمبروں کے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو پیغمبروں کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور پیغمبروں کا ہم استاذ بھی۔ اور ان کا علم بعینہ پیغمبروں کا علم ہے مگر ظاہر کی وحی سے یعنی جبریل کے واسطے سے نہیں ملا۔ اور ان کو پیغمبروں کی سی عصمت بھی ملتی ہے "(سیف الجبار ص۵۳)

اس کے رد میں بطور **نقل** فقہائے کرام کا فتوائے تکفیر دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں

"دیکھو کیسا بے پردہ دعویٰ ہے پیغمبری کا ——

— دیکھو کہ شیعہ جو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور ان کی بعض اولادِ کرام کو معصوم کہتے ہیں تمام اہلسنت اول سے آخر تک کیساں ان پر طعن کرتے ہیں اور جو شیعہ کی تکفیر کرتے ہیں ایک سبب یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ غیر نبی کو معصوم کہتے ہیں۔ واہ حضرت مرتضیٰ علی کے معصوم ہونے میں یہ کلام۔ اور سید احمد معصوم صاحب وحی باطنی ہوں اور ہم استاذ پیغمبر کے۔ پھر اس دعویٰ کرنے والے کو جو شیعہ سے اچھا سمجھے وہ سنی نہیں ہے بلکہ نرا بے دین اور ختم نبوت کے معنیٰ کا منکر[ع۵] ہے۔" (سیف الجبار ص۵۳)

پھر تیسری خرابی کے تحت فرماتے ہیں ——

تیسرے لکھا کہ —— "ایک مقام والوں کو مکالمہ اور مسامرہ کا خلعت ملتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں" —— اور لکھا کہ —— "گاہے کلام حقیقی میشود" —— اور خاص سید احمد کے حال میں لکھا کہ —— "خدا سے یوں پوچھا اُس طرف سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر یہ حکم ہوا" —— (سیف الجبار ص۵۳، ۵۴)

ع۵ مخفی نہ رہے کہ یہ الزام ہے جیسا کہ "سل السیوف ص۱۱" میں الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص۴، ۵ کے حوالے سے ہے "الامام عندھم ھو المعصوم المفروض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا وھذا ھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحھم اللہ تعالیٰ" ترجمہ:۔ رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اس کی اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہے اور یہی معنیٰ نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا بُرا کرے" —— ۱۲ منہ

اس کے رد میں حکم تکفیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور حال یہ کہ اہلسنت کے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مکالمۂ شفاہی وحقیقی کا دعویٰ کرنا کفر ہے ـــــ شرح عقائد جلالی میں لکھا ہے والظاھر ان التکفیر فی المسئلة المذکورة بناء علی دعوی المکالمة شفاھا فانه منصب النبوة بل اعلی مراتبھا وفیه مخالفة ماھو فی ضروریات الدین وھو انه علیه السلام خاتم النبیّین علیه افضل صلوٰة المصلین یعنی جو دعویٰ کرے کہ میں اللہ کو دیکھتا ہوں دنیا میں ـــــ اور اللہ مجھ سے باتیں کرتا ہے بالمشافہہ ـــــ اس کو کافر کہنا اسی سبب سے ہے کہ خدا سے باتیں کرنے کا بالمشافہہ ـــ دعویٰ کیا ـــــ کیوں کہ یہ منصب پیغمبری کا ہے ـــــ بلکہ پیغمبری کے مرتبوں میں سے بہت بڑا مرتبہ ہے اور اس میں مخالفت ہے اُس بات کی کہ ضروریات دین سے ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیّین ہونا ہے۔ شفا میں بیان کلمات کفر میں لکھا ہے وکذٰلك من ادعی مجالسة اللہ تعالیٰ ومکالمتهٗ" (سیف الجبار ص۵۴)

پھر فرمایا

"الغرض اس طرح کی **بے دینیاں** اُس کتاب میں اول سے آخر تک بہت بھری ہوئی ہیں طول کے لحاظ سے ان تین باتوں پر کفایت

کی۔ بے دینی وگمراہی کے واسطے ایک عقیدے کا فاسد ہونا کافی

ہے“۔ (سیف الجبار ص۵۴)

یعنی دہلوی بکواسوں کو صرف **بے دینی وگمراہی** قرار دیا **کفر صریح نہیں** فرمایا

اور نہ ہی ان بکواسوں پر خود دہلوی کی تکفیر کی بلکہ صاف صریح فرمایا

”یہ سب ایک قسم کی بے دینی ہے یعنی **خلاف عقائد اہلسنت** کے“ (سیف الجبار ص۵۴)

علامہ بدایونی قدس سرہ کے ان واضح بیانات سے یہ بات اور بھی ظاہر و واضح ہوجاتی ہے

کہ دہلوی گمراہ ہے۔ بے دین ہے۔ اہلسنت سے خارج، اہلسنت کا مخالف ہے ـــــ

ـــــ مگر اس کا کفر **التزامی نہیں** لہٰذا علامہ بدایونی نے خود اس کی تکفیر نہیں

فرمائی ـــــ

حضرت علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت تاج الفحول

علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہٗ کے شاگرد رشید ہیں ـــــ قاضی

صاحب نے امام اہلسنت قدس سرہٗ کو تمام باطل پرستوں، دین وسنیت کی بیخ کنی کرنے

والے تمام گمراہوں، مرتدوں کے خلاف بلاخوف لومۃ لائم برسرپیکار دیکھا ـــــ

ـــــ اپنے نفع وضرر سے بے غرض، اپنے آرام سے بے نیاز خود کو حمایت دین و

نکایت مفسدین پر وقف کردینے والا پایا ـــــ تو خالص لوجہ اللہ دینی

درد کے جذبے سے امام اہلسنت قدس سرہٗ کی حمایت واعانت میں سرگرم عمل

ہوئے ـــــ

دہلوی کے متعلق مسلک تضلیل وعدم تکفیر میں قاضی صاحب نے امام اہلسنت

قدس سرہٗ کی جو موافقت بلکہ اس مسلک کی حمایت واشاعت فرمائی جس کی تفصیل کتاب مستطاب "تحقیق جمیل" میں ہے یہ سب محض اتباع امام یا کسی مذموم یا بے معنیٰ جذبہ کی کارفرمائی نہ تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "سیف الجبار، المعتقد المنتقد، کوکبۂ شہابیہ اور سل السیوف" وغیرہ کتب ردوہابیہ کو بنظر انصاف دیکھنے والے ہر شخص پر دہلوی اور اس کے کفریات کی یہی حالت منکشف ہوگی ______

قاضی صاحب ممدوح نے بھی "سیف الجبار" وغیرہ سے اپنے جد علمی و روحانی حضرت علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہٗ کا دہلوی سے متعلق وہی مسلک جانا جو امامِ اہلسنت قدس سرہٗ کا ہے اور اسے احتیاط و تحقیق کے موافق پایا ______ لہٰذا اس کی تائید وحمایت بلکہ نشرواشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ______ ورنہ یہی قاضی صاحب ممدوح ہیں جنہوں نے فرعی مسئلہ میں امام اہلسنت اور حضرت علامہ فضل رسول بدایونی یا حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدست اسرارہم کے ارشادات واحکام میں تعارض سمجھا تو برملا استفسار فرمایا ______ اور امام اہلسنت سے دافع تعارض جواب شافی پایا جس کی نظیریں العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ دوازدہم ص ۱۶۳، ۱۶۴ میں شرح کلام علماء کے زیر عنوان موجود و مطبوع ہیں۔

اس استفسار میں بھی حق اور دین قاضی صاحب ممدوح کے پیش نظر تھا ______ یہ استفسار اُن جاہلانِ بے خرد کی طرح نہ تھا جو "تحقیق الفتوی" کو آڑ بنا کر مسلک امام اہلسنت پر ______ نہیں نہیں

بلکہ ——— ہزار ہا ائمۂ دین **محتاطین متکلمین** کے مسلک

احوط و انسب پر حملہ کرتے ——— اس میں طرح طرح سے اپنی جہالتؔ و

بلادت کا مظاہرہ کرتے ——— اور شدید سے شدید مہلکے میں

گرتے پڑتے ہیں ——— اور پھر خود کو سنی کہتے اور دعویٰ علم و دیانت

کرتے نہیں شرماتے ——— کیا دیکھتے نہیں کہ دہلوی فتنہ کے رونما ہونے پر

علامہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ اسی "تحقیق الفتویٰ" میں اہل ایمان کی حالت کیا بیان

فرماتے ہیں

"جب قائل مذکور کی اس گفتگو (اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے الخ)

سے حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شان میں اس کا دلی عقیدہ ظاہر ہوا اور مخلص ایمان داروں کے

دلوں میں اس کے ایمان کے بارے میں شبہ واقع ہوگیا۔" (تحقیق الفتویٰ ص۱۶۲)

یعنی دہلوی کفریہ کو سن کر دہلوی' اہل ایمان کی نظروں میں مشکوک ہوگیا ———

——— اہلِ ایمان اسے مومن نہیں کہہ پاتے تھے اور ظاہر ہے کہ کافر بھی نہیں کہہ پاتے تھے

کہ شک استوائے طرفین کو کہتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کو علامہ خیرآبادی نہ صرف مسلمان بلکہ

مخلص ایماندار فرماتے ہیں

لفظ التزام کا شور بے معنیٰ برپا کرنے والوں سے کیا کہوں ——— لزوم و

التزام میں امتیاز' تبین و تعین میں فرق' واقفان معانی صاحبان بصیرت کا حصہ ہے

ظاہر و مشاہد کو دیکھنے میں جن کی بصارت ناکارہ اور کل سرمایہ جن کا تقلیدِ کورانہ ہے

وہ کسی بولی میں تاویل بعید ابعد، احتمال ضعیف اضعف نہ جانیں تو اس سے انقلابِ ماہیت نہ ہو جائے گا ـــــ اور ظاہر و متبین، ظہور و تبین سے نکل کر صریح و متعین نہ ہو جائیں گے

کور چشموں کا عصائے تخمینہ "تحقیق الفتوی" مترجم میں ہر کہ در کفر او شک آرد الخ کے اردو ترجمہ پر تو پڑتا ہے مگر دہلوی عبارات پر وہ کس طرح سے آیا ٹٹولتے پھرتے ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا ـــــ سچی طلب حق، قدر دین، فکر آخرت تو ہے نہیں کہ راہ پائیں ـــــ گمراہانہ استفسار تاویل سے باز آئیں ـــــ اعتراض کفر مآل سے ہاتھ اٹھائیں ـــــ اپنے عدم علم احتمال کو عدم احتمال کی دلیل نہ بنائیں ـــــ چشم انصاف وا کریں تو خاص مقام حکم میں دیکھیں ـــــ

"بر استخفاف اشتمال و دلالت دارد" ـ مختصراً (تحقیق الفتوی بحوالہ سیف الجبار ص۶)

اگر الصریح یفوق الدلالۃ حقیقت بلا ارتیاب ہے تو اس دلالت کے لیے الدلالۃ دون الصراحۃ کی تسلیم میں کیا پیچ و تاب ہے ـــــ نیز اسی مقام میں

"تاویلات دور از کار" (تحقیق الفتوی بحوالہ سیف الجبار ص۶)

پر نظر ڈالیں کہ دہلوی عبارات میں تاویل بعید ابعد احتمال ضعیف اضعف کی گنجائش کا پتہ دیتا ہے ورنہ متعین کو تاویلات دور از کار سے کیا علاقہ؟ الموت الاحمر میں فرمایا

"**مقدمہ ۱** ـ تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی منتہی السؤل و فصول البدائع وغیرھما ـــــ ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجریداً اس پر بھی اطلاق ہے"

قول علماء لایقبل التاویل فی الضروری میں ضروری

مراد کہ ضروری میں غیر متعذر متعذر۔یہی معنی تاویل متعین میں متعین۔

ورنہ متعین نہ ہو ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن"۔ (الموت الاحمر ص۲۷)

"حکم تحقیق الفتویٰ" اور کف لسان امام اہلسنت سے دفع تعارض غایت یہ کہ ایک سوال تھا جس کی حقیقت کسی صحیح العقیدہ مسلمان سنی کے لیے **وسوسہ** سے زیادہ نہیں ہوسکتی تھی اس پر یہ طومار باندھنا اور اپنے پاؤں میں تیشہ زنی کو ـــــ عرب وعجم کے معتمد ـــــ امام مستند ـــــ یادگار سلف ـــــ حجۃ خلف ـــــ وارث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ـــــ معجزۂ رحمۃ للعلمین ـــــ ظل صداقت صدیقی ـــــ پرتو جلالت فاروقی ـــــ عکس لینت عثمانی ـــــ لمعۂ شجاعت مرتضوی ـــــ اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت ـــــ عالم یکتا، حقیقت رسا، علامۂ زمن، باطل شکن ـــــ شاہ احمد رضا ـــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنا ارضاہ ـــــ پر منہ آنا ـــــ یہ علم ہے؟ ـــــ دین ہے؟ ـــــ دیانت ہے؟ ـــــ یاجہالت وحماقت ہے ـــــ بددینی وبدمذہبی ہے ـــــ غوایت وضلالت ہے ـــــ

انتخاب صاحب اوران کے ہم نوا، ہم صدا، ہم خیال یا نظائر وامثال اب بھی

نظر انصاف سے کام لیں ہوا کی تقلید کورانہ چھوڑیں ـــــــ ظلمت کے دلدل سے نکلنے اور اپنا دین سنبھالنے کی فکر کریں ـــــــ

مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (پ۱۸ ع۱۱) جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے کہیں نور نہیں۔

سے ڈریں تو

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ۳ ع۲) اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی تجلی کا ظہور ہو اور

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (پ۲۱ ع۳) اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

کا مژدہ ملے

دہلوی کے اقوال کفر متبین ہیں لزومی ہیں ـــــــ یہ حق و حقیقت ہے اکابر علمائے اہلسنت اسی کے موافق حتیٰ کہ "تحقیق الفتویٰ" اسی پر ناطق ـــــــ لہٰذا باجماع علماء سنت دہلوی کی ضلالت و بد دینی یقینی ہے ہاں اس کی تکفیر سے کف لسان بلاشبہہ مسلک کلامی ہے

حضرت استاذ محترم علامہ شاہ مفتی **کوثر حسن** صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی نے "**تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل**" میں نہایت سلیس و بامعنیٰ اور محققانہ پیرایہ میں اسے تحریر فرمایا ہے ـــــــ ساتھ ہی ساتھ ضمناً کئی علمی و دینی مسائل بھی بڑی نفاست و دقیقہ سنجی سے بیان فرمائے ہیں جو حضرت

موصوف ہی کا حصہ ہے ــــــــ عربی عبارات کا ترجمہ شرعی نزاکتوں، لطافتوں سے
جیسا آراستہ ہے بایں ہمہ سلاست وفصاحت سے بھی لبریز ہے ــــــ اہل علم،
طالبان علم اور صاحبانِ ذوق سلیم کے لیے نہایت قابل دید بلکہ گوہر نایاب ہے۔
مثلاً روشن وتاریک، حق کی دو صفتیں نہیں بلکہ حق صرف اور صرف روشن ومنور ہے
ہاں تاریکی قلوب و اذہان پر چھا جاتی ہے تو حق روشن نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے
"معتقد منتقد" پر علامہ خیر آبادی کی تقریظ میں

ــ "قد فصح بها فرق الفرق بين العقائد الحقة الدينية وبين اباطيل
الفرق الدنية"۔ (معتقد منتقد ص۳)

کی تعبیر اس لطافت کی حامل تھی ترجمہ میں بھی بالقصد ملحوظ رہی اور حضرت ممدوح دام ظلہ العالی نے
اس کا یہ ترجمہ فرمایا

ــ "دین کے سچے عقیدوں اور رذیل فرقوں کی بکواس میں جو روشن
فرق ہے اس رسالے سے واضح ہوگیا"۔ (تحقیق جمیل ص۳۴)

یا پھر یہ ترجمہ فرمایا

" اس رسالے سے دین کے برحق عقیدوں اور رذیل فرقوں کی باطل
باتوں کے درمیان قائم خط امتیاز کی ضیا چمک اٹھی"۔ (تحقیق جمیل ص۳۴)

اس پوری تحریر نفیس کو دیکھنے سے میں نے شرف حاصل کیا اور اسے
حق وصواب پایا "تحقیق جمیل" کو مولیٰ تعالیٰ حق کے متلاشیوں کے لیے منارۂ نور
اور فتنہ وکجی کے دلدادوں کے لیے حسرت وعذاب کرے۔ اور ہمیں حضرت مصنف

جیسے اپنے برگزیدہ بندوں کے برکات انفاس سے دو جہان میں بہرہ ور فرمائے۔ آمین یا ارحم الرحمین بجاہ حبیبک رحمۃ للعلمین صل وسلم و بارک علیہ وعلی الہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین الی یوم الدین واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

اسرار احمد نوری

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام ماناپار بہریا

ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴

۱۹؍شوال المکرم ۱۴۲۲ھ مطابق ۴؍جنوری ۲۰۰۲ء جمعہ مبارکہ

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدد　　یاغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدد

یاغریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدد　　مسلک اعلیٰحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زندہ باد

۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ، ستمبر ۲۰۰۱ء

محترم، مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نوری دارالافتاء، مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام بہریا۔ حسین آباد، ضلع بلرامپور (یوپی)　　السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و فقہائے عظام مسئلہ ذیل میں کہ زید کہتا ہے کہ علامہ فضل حق خیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسماعیل دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بناپر کفر کا فتویٰ دیا۔ بحوالہ "اس بیہودہ کلام کا قائل از روئے شریعت کافر اور بے دین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور کفر ہے۔ جو شخص اس کے کفر میں شک و تردد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین ہے اور نامسلمان ولعین ہے"۔ (تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ۔ صفحہ، ۲۴۔ افادات: امام حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہٗ العزیز ٭ ترجمہ و تحقیق: محقق عصر مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ، لاہور، پاکستان ٭ ناشر اول: شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اکیڈمی۔ دارالعلوم مظہریہ امدادیہ (بندیال) (سرگودھا۔ پاکستان) ٭ ناشر دوم: دائرۃ المعارف الامجدیہ۔ قادری منزل، گھوسی، اعظم گڈھ یوپی) جو کفر التزامی کے اعتبار سے ہے۔ اس کے برعکس (امام) احمد رضا بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا۔ "عرض: اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیئے؟" ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں"۔ (الملفوظ کامل حصہ اول صفحہ ۱۱۴۔ تصنیف اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ ۔ مؤلفہ ومرتبہ ۔ حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ناشر ۔ قادری کتاب گھر۔ نزد نو محلہ مسجد، بریلی شریف، یوپی) نیز فرمایا "علمائے محتاطین انہیں (اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین کو) کافر نہ کہیں "۔ (تمہید ایمان صفحہ ۴۴ مؤلفہ ۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز ناشر مکتبہ جام نور ۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶)

اور زید لکھتا ہے کہ "اسماعیل دہلوی کا کفر، کفر التزامی ہے۔ جو اس کی تکفیر نہ کرے یا اس تکفیر کو نہ مانے تو وہ تکفیر نہ کرنے یا نہ ماننے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے "۔

نیز زید لکھتا ہے کہ "اسماعیل دہلوی جیسے گستاخ رسول کو اکابرین اہلسنت نے کافر اور واجب القتل لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے ۔ (امام) احمد رضا بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسماعیل دہلوی کی تکفیر نہ کر کے جیسا کہ تمہید ایمان والملفوظ سے ظاہر ہے اپنا ایمان سے رشتہ توڑ لیا ہے "۔ (معاذ اللہ) ـــــ مذکورہ بالا اعتراضات وبیانات کا آپ مدلل اور مفصل مع حوالجات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب بیان فرمائیں۔ نیز یہ بھی بیان فرمائیں کہ زید پر احکام شرعیہ کیا ہوں گے؟

آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ جلد سے جلد جواب بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں بینوا توجروا۔

المستفتی

صدر و اراکین انجمن رضائے حبیب A-12/2622/2، ہرانی اسٹریٹ، نزد ہرانی مسجد رودر پورا، سورت ۔ 395002، گجرات

الجواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَنَارَ مَنَارَ اَنۡوَارِ الدِّیۡنِ بِجَمَالِ فَضۡلِ رَسُوۡلٍ مُّبِیۡنٍ

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے فضل رسول کے جمال روشن سے دین کے منارۂ نور روشن

فَلَاحَ فَلَاحُ الۡمُسۡتَرۡشِدِیۡنَ وَاَعۡلٰی اَعۡلَامَ مَعَالِمِ الۡیَقِیۡنِ بِجَلَالِ نَقِیٍّ

فرمائے تو طالبان ہدایت کی کامیابی کا ستارہ چمک اٹھا اور نقی علی (بلند رتبہ پاکیزہ محبوب) کی عظمت با تمکین

عَلِیٍّ مَّکِیۡنٍ فَسُدَّ فَسَادُ الۡمُفۡسِدِیۡنَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ

سے سرچشمہائے یقین کے جھنڈے بلند فرمائے تو فساد انگیزوں کی راہ فساد مسدود ہوگئی ۔ اللہ پاک

وَابۡنِهٖ وَحِزۡبِهٖ وَعِیَالِهٖ قَدۡرَ حُسۡنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَجَاهِهٖ وَجَلَالِهٖ وَجُوۡدِهٖ

اس محبوب پر اور ان کے آل واصحاب وفرزند وگروہ وعیال پر تاقیامت ان کے حسن وجمال و وجاہت و

وَنَوَالِهٖ وَجَدَاهُ وَاِفۡضَالِهٖۤ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ وَعَلَیۡنَا بِهِمۡ وَفِیۡهِمۡ وَلَهُمۡ

عزت وجود وکرم ونوازش واحسان کے برابر رحمت اتارے اور ان نفوس قدسیہ کے ساتھ انہیں کے جھرمٹ میں

یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ اٰمِیۡنَ[ع] ہ

انہیں کے صدقے ہم پر بھی ۔ اے ارحم الراحمین ایسا ہی کر۔

مستفتیان اہلسنّت وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رب عزّوجلّ فرماتا ہے

فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۙ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ	خوشخبری دو میرے ان بندوں کو جو
الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِکَ	کان لگا کر بات سنتے پھر سب میں بہتر

[ع] یہ خطبہ امام اہلسنّت قدس سرہ کے خطبۂ "المستند المعتمد" سے تبرکاً اقتباس ہے ۔ ۱۲ منہ

اَلَّذِیْنَ ھَدٰىھُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پ۲۳ ع۱۶)	کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی عقل والے ہیں ۔

ہماری کیا حقیقت ہے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ مخالفین کے چند طریقے رہے

پہلا طریقہ سرے سے بات نہ سُننا

لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع۱۸)	یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں غلبل کرو شاید تم غالب آؤ ۔

دوسرا طریقہ سُن کر دشمنی میں جھٹلا دینا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ (پ۲۲ ع۱۹)	تم تو نہیں مگر جھوٹے ۔

تیسرا طریقہ اعلان حق میں کوئی غرض ومطلب بتانا

اِنَّ ھٰذَا الشَّیْءُ یُّرَادُ ۝ (پ۲۳ ع۱)	اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے ۔

چوتھا طریقہ باطل کے ذریعہ حق کی مخالفت اور حق کا مقابلہ کرنا

وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَمَآ اُنْذِرُوْا ھُزُوًا ۝ (پ۱۵ ع۲)	کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اس سے حق کو زائل کردیں اور انھوں نے میری آیتوں اور ڈراووں کو ہنسی بنالیا ہے ۔

مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب باطل طریقوں سے پرہیز کرے اور دور رہے اور اس طریقہ پر عمل پیرا ہو جو رب عزّوجلّ نے پہلی آیت بشارت میں بتایا ۔ ہر تعصب و طرفداری

سے خالی الذہن ہوکر کان لگا کر بات سُنے جو حق پائے دل نشین کرلے تاکہ بارگاہِ ربُّ العزت سے ہدایت کا دانشمندی کا خطاب ملے۔

صاحب تحقیق الفتویٰ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے جنہیں زید بے قید بے بصارت اپنے مدّعائے باطل کے لیے براہِ غلط بطور جہالت اپنا مُستند بنائے ہوئے ہے۔ کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" ۱۲۷۰ھ پر جو تقریظ لکھی اس تقریظ میں مؤلف کتاب سیف مسلول حضرت علّامہ مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرّہ النورانی کو

مولانا الاودع الاروع الاورع (معتقد منتقد ص ۱، ۲ ع)	ہمارے سردار، نہایت باوقار جن کی سیرت و بلندیٔ نظر نیز فضل و کرم وسیادت حیران کُنِ روزگار شبہات سے برکنار۔

فرمایا

معاصرت وجہ منافرت ہوتی ہے مگر علامہ بدایونی کا مقام علم وفضل وہ ہے کہ علّامہ خیرآبادی نے انہیں

اَلفَارِعُ	بلند رتبہ

فرمایا

اَلمُتفَرِّعُ	علمائے معاصرین پر فوقیت لے جانے والے

فرمایا

خوف وخشیت ربّانی جو مفتی کے لیے اہم شرائط سے ہے اس سے ان کی تعریف کی اور انہیں

اَلضَّارِعُ المُتضَرِّعُ	خدا سے ڈر کر اس کے حضور جُھکنے گڑگڑانے والے

ع "المعتقد المنتقد" کے تمام حوالجات جدید نسخہ کے مطابق ہیں جسے رضا اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔ ۱۲ منہ

فرمایا

ان کی پاکیزہ سیرت اور مشکلات علوم میں تعمق نظر کو یوں سراہا

ذوالمناقب الثواقب الجلیلة والانظار الثواقب الدقیقة۔	بڑے عمدہ اوصاف کے مالک، فقہ وکلام وغیرہ علوم میں بلند وباریک نظر کے حامل۔

ان کے دائرۂ علم وفضل کی وسعت کو یوں بیان فرمایا

الجامع بین العلوم العقلیة والنقلیة ومعارف الشریعة والحقیقة۔	علوم نقلیہ وفنون عقلیہ کے جامع علوم شریعت وحقیقت کے سنگم۔

ان کی بلند ہمتی کا یوں نقشہ کھینچا

طلّاعُ الثّنایا والنّجاد	بڑے بڑے اُمور کا فاتحانہ قصد فرمانے والے۔

پھر فرمایا

ذائع الصیب فی انجاد الحق وفل قرن طلع من النجد فی الاغوار والانجاد (معتقد منتقد ص۲)	حق کی حمایت کرنے اور نجد سے اُبھری سنگت کو ہر نشیب وفراز میں شکست دینے میں جن کی اصابت رائے کا چرچا پھیلا ہوا ہے۔

یعنی حمایت سُنّیت اور ردّ وہابیت میں جن کے نظریے، جن کی رائے کی درستگی کو قبولیت عامّہ حاصل ہوئی اور وہابیہ نے ہر میدان میں ان سے شکست کھائی

پھر متعدد اوصاف گنائے اور فرمایا

العریف العریف الشریف الغطریف	عالم علّامہ ذی شرف، سردار باصفائے

الصفی الخفی — تابندہ۔

نیز الحصی کہا الحفی فرمایا یعنی بڑے عقلمند اور علوم وفنون خصوصاً فقہ وکلام سے پوری طرح آگاہ، مولانا مولوی فضل رسول قادری حنفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نیز خود کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" جس کے بارے میں صراحۃً فرمایا
۱۲۷۰ھ

فقد طالعت الرسالۃ۔ (معتقد منتقد) — بیشک میں نے یہ رسالہ پڑھا۔

اس کو یوں سراہا

ھی مع وجازتھا جامع لحقائق العقائد دافع لمکائد اھل الحقائد۔ (معتقد منتقد ص۲)

یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود سچے عقیدوں کا خزانہ اور سیاہ باطنوں کے مکر وفریب کے لیے تازیانہ ہے۔

یعنی اہلسنّت کے تمام عقائد حقّہ اس کے دامن میں جلوہ گر ہیں اور عقائد حقّہ کے خلاف باطل پرست جو بھی عیاری ومکاری کرتے ہیں ان سب کا رد اس میں موجود ہے۔

علامہ خیرآبادی یہ اس وقت فرما رہے ہیں جب کہ "المعتقد المنتقد" کے تمام بیانات آپ کے پیش نظر ہیں چنانچہ آگے صاف صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کلھا تبیان واصراح للحق الصراح وتبیین لاوضاع الھدیٰ والیضاح۔ (معتقد منتقد ص۳)

پورا رسالہ حق خالص کا صاف اظہار و بیان اور مقامات رُشد وہُدیٰ کی واضح نشاندہی ہے۔

رسالے کے کلمات میں جو دریائے معانی موجزن ہے جس میں شناوری ہرکس وناکس کے بس کی بات نہیں —— اس سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں

طلاع مطالع عباراتها الفصاح
لصبح الحق الصابح اصباح
وافصاح ولظلام ظلم
المبطل كشف وفضاح
(معتقد منتقد ص۳)

رسالے کی عباراتِ فصیحہ میں کافی غور و خوض کرکے آگاہی حاصل کرنے والے کی آگاہی حق کے روئے روشن کی نورانیت کو صاف اُجاگر کردیتی اور ظلمت باطل کے اندھیر کو رسوا و بے نقاب کردیتی ہے۔

پھر اہل علم کے لیے المعتقد کی قدر و قیمت و اہمیت کو واضح کیا چنانچہ فرمایا

وتلائم الكلم التي سردت
فيها بالاقتراح الام للقرائح
بالهام الحق القراح وكلم وقرح
وجرح لمن اجترح الافساد
والاستجراح۔ (معتقد منتقد ص۳)

رسالے میں نئے نرالے اسلوب میں سوچ سوچ کر نہیں بلکہ فی البدیہہ جو کلمات لائے ہیں ان کی تعارض سے برکنار باہمی موافقت اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے مؤید ہونا بیمار ذہنوں کے لیے شفا ہے کہ وہ دلوں میں حق خالص کو جلوہ دیتا ہے اور فساد انگیزوں کے لیے کاٹ ہے، مار ہے، وارِ جگر شگاف ہے۔

پھر کہا اور کیا خوب کہا رسالے کے ذریعہ رشد و سبب ہدایت ہونے کا کس شان سے اعلان فرمایا

يهتدى بها الضليل الى سنن
اهل السنة السنية ويرتوى
بها الغليل من شريعة
الشريعة البيضاء الهنية
(معتقد منتقد ص۳)

یہ مبارک رسالہ چاہ عمیق ضلالت کے اُفتادہ کو مسلک اہلسنّت کا منارۂ نور دکھلاتا اور نہایت تشنہ باطن کو شریعت روشن کے خوشگوار چشمہ سے سیراب کرتا ہے۔

پھر فرمایا

قد فصح بها فرق الفرق بین العقائد الحقة الدینیة وبین اباطیل الفرق الدنیة وافتضح بها عوار الاعاور الردیة من المعتزلة والنجدیة (معتقد منتقد صـ۳۴۱)	اس رسالے سے دین کے برحق عقیدوں اور رذیل فرقوں کی باطل باتوں کے درمیان قائم خط امتیاز کی ضیا چمک اٹھی اور رذیل کور دلانِ معتزلہ ونجدیہ کے معایب مذہب کا پردہ فاش ہوگیا۔

یعنی اس رسالے نے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کر دکھایا اور حق کے روئے روشن پر باطل کا ذرّہ برابر گرد وغبار نہ رہنے دیا۔ باطل کو حق سے صاف جُدا کرکے باطل کی خباثت کو بے نقاب کردیا۔ آگے فرماتے ہیں

فاذ قد نجد بها الحق نجودا ترك كل نجدی منکودا منجودا بل هالکا منجودا (معتقد منتقد صـ۳)	اس لیے کہ حق جب اس سے خوب روشن ہوگیا تو سارے نجدیہ ایسے سرنگوں رہ گیے کہ ہاتھ میں کاسۂ گدائی لیے پھرتے ہیں اور بھیک تک نہیں ملتی، نہیں نہیں بلکہ نجدیہ سرے سے نیست ونابود اور تباہ وبرباد ہوکر رہ گیے۔

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

رسالے کی حق گوئی وبے باکی ایسی ہے کہ

یجد علیها کل من بغیٰ وطغیٰ وجدا۔	جادۂ حق سے برگشتہ ہر سرکش اس رسالے پر بہت پھنکارے گا۔

اور قلب و رُوح کے لیے ایسا سرد و شیریں چشمہ ہے کہ

ویجد بہا کل من بغی وجد الرشد فیجدہ بہا وجودا (معتقد منتقد ص۲۴۸)

دولت رشد کا ہر طالب اس رسالے کا گرویدہ ہوگا اور اس کی بدولت دولت رشد ضرور پائے گا۔

زید بے چارہ کہتا ہے کہ

"علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا"

اور استناد اس عبارت تحقیق الفتویٰ مترجم سے کرتا ہے کہ

"اس بیہودہ کلام کا قائل از رُوئے شریعت کافر و بیدین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں اور شرعاً اس کا حکم قتل اور تکفیر ہے جو شخص اس کے کفر میں شک و تردّد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین ہے اور نامسلمان ولعین ہے"

اس کے کس لفظ سے انتساب انکار شفاعت، بحیثیتِ انکار شفاعت، بلحاظ ابتنائے حکم اشد پیدا ہے؟ جسے زید مدار تکفیر دہلوی ٹھہراتا ہے ـــــــ زید کا یہ ڈوبتے کی طرح ہاتھ پیر مارنا بہ بانگ دہل پکار رہا ہے کہ وہ ایک نابینا کی طرح تحقیق الفتویٰ مترجم کے اردو الفاظ میں مدار تکفیر دہلوی ٹٹولتا پھر رہا ہے اور مدار اس کے ہاتھ لگ نہیں رہا ہے ـــــــ تو جس کے افلاس علم و ناداری فہم کا یہ حال ہے وہ دریائے فقہ و کلام، بحر لزوم و التزام میں شناوری کا مدعی بنے؟ ـــــــ یہ منھ اور یہ دعوی؟

"المعتقد المنتقد" دیکھے جس کی اور جس کے مصنّف کی مدح میں علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ رطب اللّسان ہیں "المعتقد المنتقد" میں علاّمہ بدایونی قدس سرّہ النّورانی نے ایک مقام پر تفویت دہلوی کی بکواس کا کچھ حصّہ نقل کرتے ہوئے لکھا کہ

"کبیر النجدیة فی (تفویة الایمان) مثله سبحانه بسلطان یرحم علی سارق لم یجعل السرقة صنعته بل صدر عنه من شامة النفس وهو نادم علیه خائف لیلا ونهارا، لکن السلطان نظرا الی قانون السلطنة لا یقدر علی العفو عنه بلا سبب لئلا ینتقص قدر حکمه فی قلوب الناس انتهی" (معتقد منتقد ص۹۲)

پھر شفاعت کے بیان میں کچھ زیادہ حصّہ اس کی بکواس کا نقل کیا تو لکھا

" فصرح عمادهم فی (تفویة الایمان) بتمثیل ان السارق ثبت علیه السرقة لکن لیس سارقا علی الدوام ولم یجعل السرقه صنیعه لکنه صار القصور من شامة النفس فهو نادم علیه ویخاف لیلا ونهارا ویضع قانون السلطان علی راسه وعینه ویفهم نفسه من اهل التقصیر ومستوجبا للجزاء ولا یطلب جوار امیر و وزیر فرارا من السلطان ولا یظهر حمایة احد فی مقابلته واللیل والنهار یری وجهه فقط انه ما یحکم فی حقی فالسلطان بمشاهدة حاله علی هذا المنوال یرحم علیه ولکن نظرا الی قانون السلطنة لا یقدر علی العفو عنه بلا سبب لئلا ینقص قدر حکمه فی قلوب الناس فواحد من الامراء والوزراء بعد ادراک ان

ھذا مرضی السلطان یشفع لہ والسلطان لزیادۃ عزتہ فی الظاھر باسم شفاعتہ یعفو عنہ' ھذا ھو الشفاعۃ باذن وھذا القسم یمکن فی جنابہٖ تعالیٰ وکل نبی وولی ذکر شفاعتہ فی القراٰن والحدیث فھذہٖ معناہ انتھی ملخصاً مترجماً" (معتقد منتقد ص ۱۳۰، ۱۳۱)

پہلے مقام پر رد کرتے ہوئے آخر میں فرمایا

تفصیل مافیہ من الخبط والضلال والخلط بالاعتزال مذکور فی رسائلنا۔ (معتقد منتقد ص۹۲)	اس عبارت میں جو خبط وگمراہی ہے اور گمراہ معتزلیوں کے عقیدے سے جو خلط ملط ہے اس کی تفصیل ہمارے رسائل میں مذکور ہے۔

اور دوسرے مقام پر وہابیہ کا رد کرتے ہوئے فرمایا

وفی تخصیص الشفاعۃ بالتائبین والنادمین المخصوصین بالخصوصیات المذکورۃ الذین کانھم النجدیۃ مخالفۃ صریحۃ لاھل السنۃ و موافقۃ للمعتزلۃ وقولہ فلایقدر علی العفو عنہ بلاسبب غلو فی الاعتزال ومابعدہ زائد علیہ فی الضلال ولماظھر بماذکرنا	گناہ سے تائب گناہ پر نادم جنہیں خصوصیات مذکورہ سے مخصوص ٹھہرایا گویا کہ ان اوصاف کے حامل یہ نجدیہ ہی ہیں ان کے ساتھ شفاعت کو خاص ٹھہرانے میں اہلسنّت کی صریح مخالفت اور معتزلہ کی موافقت ہے اور دہلوی کا یہ کہنا کہ "بے سبب درگذر نہیں کرسکتا" اعتزال کے مسلکِ ضلال میں غلو ہے اور اس کے بعد جو بکواس ہے

مخالفة النجدیة فی ھذہ العقیدۃ لاھل السنة لاحاجة الٰی تفصیل مافیه من الضلال والتضلیل ۔ (معتقد منتقد ص ۱۳۱، ۱۳۲)	وہ اس سے زیادہ گمراہی ہے ۔ جب ہمارے بیان سے ظاہر ہوگیا کہ نجدیہ اس عقیدۂ شفاعت میں اہلسنت کے مخالف ہیں تو تقویت دہلوی کی بکواس میں جو گمراہی اور گمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں ۔

اس میں مخالفة صریحة لاھل السنة دیکھے موافقة للمعتزلة دیکھے غلو فی الاعتزال دیکھے زائد علیه فی الضلال دیکھے الضلال والتضلیل دیکھے الضلال والخلط بالاعتزال دیکھے یہ بھی دیکھے کہ اذناب دہلوی کے لایقدر کو لایفعل بنانے پر بھی امام اہلسنت قدس سرہٗ نے حاشیہ میں کیا فرمایا

وھو بعد کماتری لایخلو عن ضلال واعتزال ۔ (المستند المعتمد حاشیہ معتقد منتقد ص۹۲)	وہ اب بھی جیسا کہ پیش نظر ہے گمراہی اور اعتزال سے خالی نہیں ۔

اسی طرح حضرت **محدّث سورتی** علاّمہ وصی احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ نے **وہابیہ** کے **انکار شفاعت** کو **ضلالت** و گمراہی کہا فرماتے ہیں

"امور مذکورہ فی السّوال اکثر **صرف** حدِ گمراہی اور ضلالت تک ہیں "

(اظہارِ شریعت ص۶)

یہ بالتفصیل آگے ص۶۳، ۶۴، ۶۵ پر آتا ہے ۔

خود "تحقیق الفتویٰ" میں علاّمہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

"بارگاہِ الٰہی میں ایک شخص کے دوسرے شخص کے لیے شفاعت کرنے اور دعا کرنے میں کوئی فرق نہیں، جن کا معنیٰ ایک ہے (ص۸) احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ انبیاء وصالحین کی دعائیں (عَلَى الْأَنْبِيَآءِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْم) عامۃ الناس اور خطا کاروں کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور حصولِ مدعا کا اکثر سبب بنتی ہیں اس امر کی حقیقت کا انکار بھی کفر اور زندقہ کی طرف لے جائے گا اور حقیقت نبوت و ولایت کے انکار تک پہونچادے گا،،" (تحقیق الفتوی ص۷۹، ۸۰)

اب تفسیرِ کبیر کے یہ الفاظ

معلوم ان فتح هذا الباب يفضى الى الطعن فى القراٰن وكل الشريعة (فتاوی رضویہ جلد ششم ص۲۶۱) ؏	معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید اور تمام شریعت میں طعن تک لے جائے گا۔

اور شفا شریف کے یہ الفاظ

من قال بالمآل لما يودى اليه قوله فكانهم صرحوا عنده بما ادى اليه قولهم	جنھوں نے مآل مقال اور لازم سخن کی طرف نظر کی اس لیے کہ قول قائلین، مآل تک پہونچارہا ہے تو انھوں نے حکم کفر دیا

؏ فتاویٰ میں تفسیر کبیر سے منقول متعلقہ زائد عبارت "الخبر اذا اجوز على الله الخلف فيه فقد جوز الكذب على الله تعالىٰ وهذا خطاء عظيم بل يقرب من ان يكون كفرا فان العقلاء اجمعوا على انه تعالىٰ منزه عن الكذب ومعلوم ان فتح هذا الباب يفضى الى الطعن فى القراٰن وكل الشريعة اه ملخصاً" (فتاویٰ رضویہ ششم ص۲۶۱) ۱۲ منہ

مختصراً۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ ۲۶۶)	گویا ان کے نزدیک قائلین نے اس مآل کی تصریح کر دی جس کی طرف ان قائلین کا سخن مؤدی تھا۔

ملاحظہ کرے اور انہیں آئینہ بنا کر الفاظ "تحقیق الفتویٰ مترجم"

" اس امر کی حقیقت کا انکار بھی کفر و زندقہ کی طرف لے جائے گا اور درحقیقت نبوت و ولایت کے انکار تک پہونچا دے گا" ۔

میں غور کرے اور یفضی ، یؤدی ، لے جائے گا ، پہونچا دے گا پر نظر غائر ڈالے اور نسخہ " شفا " سے استفادہ کرے تاکہ شفا پائے ورنہ اپنے اس ادّعا کو

" علامہ خیر آبادی نے دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا "

بیٹھ کر روئے ۔

خیر زید صاحب کو ان کے ادّعائے جہالت پر یہ صاف و واشگاف منع و تنبیہ کرنے کے بعد ہم آگے بڑھیں اور جہالت و منشاءِ ضلالت کے آئندہ شاخسانوں کے پر کترنے کے لیے شہباز المعتقد المنتقد و الاستمداد علیٰ اجیاد الارتداد اور تحقیق الفتویٰ سے استمداد و استناد کی طرف عنانِ قلم کا رُخ کریں المعتقد المنتقد میں اگرچہ ہے کہ

فانکار الوجاھة والمحبة مخالفة صریحة للاٰیات الکریمة۔	خدائے تعالیٰ کے نزدیک حضراتِ انبیاء و اولیاء علی الانبیاء وعلیہم الصلاۃ والسلام کے محبوب ہونے اور وجیہ و باعزت ہونے کا

(معتقد منتقد صا۱۳)

انکار قرآن کریم کی آیات کی صریح مخالفت ہے

تو یہ انکار، صراحۃً مفاد کلام دہلوی نہیں۔ "الاستمداد" میں اسی کا اشعار کیا کہ دو شنیع احتمال دکھا کر ایک کو کفر دوسرے کو ضلال کہا چنانچہ زیر تکمیل ۱۵ فرمایا

"مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء وحضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثناء ضرور شفیع ہیں اور ضرور بارگاہِ الٰہی میں ان کے لیے عظیم وجاہت ہے اور ضرور ان کی وجاہت کے سبب ان کی سفارش قبول ہے جو وہاں وجاہت نہیں رکھتا اس کا کیا منہ کہ کسی کی سفارش کر سکے۔ ان کی وجاہت کا انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا **ضلال** ہے۔" (الاستمداد صا۱۱)

پھر زیر تکمیل ۱۶ فرمایا

"مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء وحضور سیّد الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصّلاۃ والثناء ضرور محبوب ہیں ان کے غلام تک محبوب ہیں

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳ ع۱۲)	اے محبوب تم فرما دو کہ اگر خدا سے محبّت رکھتے ہو تو میرے غلام ہو جاؤ اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

اور ضرور ان کی محبوبیت کے سبب ان کی سفارش قبول ہے ان کی محبوبیت کا انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا **ضلال** ہے۔" (مختصراً الاستمداد صا۱۱، ۱۱۲)

خود "تحقیق الفتویٰ" میں علامہ خیر آبادی کلام دہلوی میں یہی دو احتمال کفر وضلال دکھاتے ہیں کہ "یہ قائل جو بارگاہِ الٰہی میں حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور انبیاء

واولیاء کی شفاعتِ محبت کی نفی کرتا ہے، دو حال سے خالی نہیں، یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء واولیاء سے محبّت ہی نہیں، شفاعت محبت کیسے متحقق ہوگی، یہ کفر صریح ہے اور نصوص قطعیہ واحادیث صحیحہ کا انکار ہے، یا محبّت کو قبول شفاعت کا سبب نہیں مانتا، یہ عقیدہ بھی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ کے انکار تک لے جائے گا۔" (تحقیق الفتویٰ ص۱۳۹)

علامہ خیرآبادی کی اسی تعبیر کے آئینے میں یہ مواخذہ بھی دیکھ لیجیے جو انھوں نے دہلوی کے شفاعت بالوجاہت کا انکار کرنے پر فرمایا ہے کہ

"گناہ گاروں کی نجات کے لیے حضرات انبیاء واولیاء وملائکہ ومشایخ کی شفاعت مقبول ہے اور اس مقبولیت کا سبب وہ قدر ومنزلت و وجاہت ہے جو بارگاہ الٰہی میں ان حضرات کو حاصل ہے تو گناہ گاروں کی نجات کے لیے ان حضرات کی شفاعت کے سبب ہونے کا انکار بارگاہِ الٰہی میں ان حضرات کی قدر ومنزلت و وجاہت کا انکار ہے۔"

مترجماً (تحقیق الفتویٰ" مقام ثالث زیر وجہ اول ص۱۸۳)

دہلوی کے انکار وجاہت کا لزوماً ہونا اس سے صاف عیاں ہے اور ذی علم، ذی فہم کے لیے مقام، مقام حفظ وضبط ہے کہ علامہ اس کے بعد معاً فرما گیے ہیں

"اگر یہ تنقیص شان نہیں تو اور کیا ہے؟"

"تحقیق الفتویٰ" کی اردو تعبیرات ہیں اور اوپر المعتقد المنتقد کی عربی عبارات گذریں۔ زید اگر دیکھ سکتا ہے تو انہیں دیکھے سمجھے اور بتائے کہ کیا متعیّن فی الکفر یا کفر التزامی پر دارِ تعبیر یوں ہی ہوتا ہے؟ —— ہاں سمجھ شرط ہے سمجھ شرط ہے، سمجھ شرط ہے ——

—— لیکن جسے "تحقیق الفتویٰ" مترجم کے اردو الفاظ سمجھنے کے لالے پڑے ہیں وہ کیا خاک سمجھے بتائے —— مگر نہیں مدعیٔ اسلام وسنّیت ہے، یقین کنندۂ قیامت وآخرت ہے تو —— خوفِ خدا، شرمِ نبی (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) —— اپنے سمجھانے والوں سے سمجھے نہ فقط یہی بلکہ یہ بھی کہ

علامہ بدایونی قدس سرّہ تفویت کی بکواس کی بنا پر دہلوی اور اس کے متبعین کے حکم میں کلام فرماتے ہیں تو کیا کہتے ہیں

والنجدیة خالفوا اھل السنة والجماعة فی الشفاعة (معتقد منتقد صفحہ ۱۳۰)	نجدیہ مسئلہ شفاعت میں اہلسنّت کے مخالف ہوئے۔
لما ظھر بما ذکرنا مخالفة النجدیة فی ھذہ العقیدة لاھل السنة لاحاجة الی	جب ہمارے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ نجدیہ عقیدہ شفاعت میں اہلسنّت کے مخالف ہیں تو "تفویت" کی بکواس ہیں

تفصیل ما فیہ من الضلال والتضلیل ۔ (معتقد منتقد ص ۱۳۲)	جو گمراہی اور گمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں ۔

تو صاف ظاہر کہ علامہ بدایونی قدس سرّہٗ **مقام بیان حکم** میں نہ تو دہلوی کی تکفیر خود کرتے ہیں اور نہ دہلوی کی تکفیر نہ کرنے والے کو مَنْ شَکَّ کے تحت لاتے ہیں ——

اور —— اس کے باوجود **علاّمہ خیر آبادی کی شہادت** یہ ہے کہ

—— علاّمہ بدایونی کی کتاب " المعتقد المنتقد " میں وہابیہ کی ذرہ برابر رُو رعایت نہیں —— وہابیہ کے پاس ولحاظ سے یہ کتاب سراسر پاک اور مکمل ذریعۂ رشد و سبب ہدایت ہے —— دیکھو علاّمہ خیر آبادی کے الفاظ تقریظ' بالخصوص یہ الفاظ

کلہا تبیان واصراح للحق الصراح وتبیین لاوضاع الھدیٰ وایضاح ۔	شروع سے آخر تک پُورا رسالہ حق کا واشگاف بیان ہے جو باطل کی ملاوٹ سے سراسر پاک ہے اور مقامات رُشد و ہدیٰ کی کھلی نشاندہی کرتا ہے ۔

اور یہ الفاظ

یھتدی بہا الضلیل الیٰ سنن اھل السنۃ السنیۃ ویرتوی بہا الغلیل من شریعۃ الشریعۃ البیضاء	گمراہی کے اندھے کنویں میں گرے شخص کو اس رسالے سے چمکتی سُنّیت ماننے والوں کے نقش قدم مل جاتے ہیں اور طلب حق میں نہایت پیاسی جان کو اس رسالے

الهنية۔	کی بدولت شریعت کے صاف شفاف
(معتقد منتقد ص ۳)	خوشگوار چشمے سے سیرابی میسّر آتی ہے۔

نیز یہ الفاظ

قد فصح بها فرق الفرق	دین کے سچّے عقیدوں اور رذیل فرقوں
بين العقائد الحقة الدينية	کی بکواس میں جو روشن فرق ہے
وبين اباطيل الفرق الدنية۔	اس رسالے سے واضح ہوگیا۔

یوں ہی " المعتقد المنتقد " کی شان صداقت وحقّانیت سے متعلق حضرت مولانا **صدرُ الدّین** صاحب علیہ الرحمہ کی **شہادت** یہ ہے کہ ——

—— اسے بہ نظر قبول واستحسان دیکھنا بھلائی حاصل کرنے کا سبب اور خوش نصیبی کی علامت ہے —— دیکھو ان کے الفاظ تقریظ

فطوبیٰ لمن یوا فیها ویری فیها۔	بھلائی اور خوش نصیبی ہے اس کے لیے جو اسے پورا پڑھے اور بغور دیکھے۔

اور یہ الفاظ

—— " جلها نور وكلها سرور " ——	رسالہ کل کا کل اہل ایمان کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سرور ہے۔

اور حضرت مولانا شیخ **احمد سعید** مجددی علیہ الرحمہ کی **شہادت** یہ ہے کہ ——

—— " المعتقد المنتقد " میں اہل سُنّت کے عقائد نہایت واضح اور روشن ہیں —— اور —— یہ کتاب وہابیہ وغیرہ گمراہوں کے

ردّ و ابطال کے لیے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے ـــــــــــــ بلکہ ان مفسدوں کے لیے پیغام موت ہے۔ دیکھو ان کے الفاظ تقریظ فرماتے ہیں

فوجدته مشتملا علی عقائد اھل السنة والجماعة باوضح بیان فی ضمن فصول ھی للدین قواعد و اصول لدفع اھل البدع والبطلان قامعا راس اھل الھوی قرن الشیطان۔	میں نے پایا کہ یہ کتاب ایک ہالہ ہے جس میں اہلسنت کے عقائد نہایت صاف اور واضح طور سے کئی فصلوں میں جلوہ گر ہیں وہ فصلیں کیا ہیں دین کی جڑیں ہیں اور گمراہان اہل باطل کے ردّ و ابطال کے لیے اصول و **بنیاد** ہیں نیز کتاب مستطاب **معتقد منتقد** خواہش پرست **شیطانی سنگت** کا **سر کچل** کر رکھ دینے والی ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

(معتقد منتقد ص ۶)

یعنی حضرت شیخ کی نظر میں " المعتقد المنتقد " کا دامن وہابیہ کی رو رعایت کے گرد و غبار سے یکسر پاک ہے۔

افادۃً اس عنوان پر حضرت مولانا **حیدر علی** صاحب علیہ الرحمہ کے الفاظ بھی نقل کردیں، موصوف " المعتقد المنتقد " پر اپنی تقریظ میں فرماتے ہیں

فوجدت ھذا الکتاب مشتملا علی اثبات عقائد اھل السنة	میں نے پایا کہ اس کتاب کے احاطہ میں اہلسنّت کے عقائد دلائل سے

وابطال هفوات المعتزلة ومن يتبعون خطوات هؤلاء الضالين ویخرجون من جماعة اهل الحق والیقین ۔ (معتقد منتقد ص)	ثابت کیے گیے ہیں نیز گمراہانِ معتزلہ اور جماعت اہل حق ویقین سے خارج ان کے پیروکاروں کی ہفوات کا بطلان ظاہر کیا گیا ہے ۔

نیز خود علامہ بدایونی قدس سرہ مقام بیان حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کرنے کے باوجود علامہ خیرآبادی علیہ الرحمہ کی نظر میں

ذو المناقب الثواقب الجليلة والانظار الثواقب الدقيقة ۔	ان کی خوبیاں کامل وبلند وبالا اور ان کی باریک نظریں علوم کی گہرائیوں میں اتری ہوئیں ۔

ہیں بلکہ

الاروع	اپنی سیرت وبلندیٔ نظر نیز فضل وکرم و سیادت سے حیران کُنِ روزگار ۔

ہیں، یہاں تک فرمایا

ذائع الصيب فى انجاد الحق وفل قرن طلع من النجد فى الاغوار والانجاد ۔	یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ حق کی نصرت و حمایت میں جو کچھ علامہ موصوف نے کہا ٹھیک کہا اور وہابیہ نجدیہ کے اصول و فروع میں جو اُن کا فاتحانہ رد کیا صحیح و صواب اور درست ہے ۔

جیسا کہ اس سے زائد تفصیل کے ساتھ شروع میں گزرا ۔

یوں ہی **مصدق** "تحقیق الفتویٰ" حضرت مولانا **صدر الدین** علیہ الرحمہ کی **نظر** میں علّامہ **بدایونی** قدس سرّہ

الحبر المدقق النحریر المحقق الفاضل الکامل العالم الفائق البحر الخضم الالمعی اللوذعی الاحوذی الاصمعی	عالم صالح، دقیق النظر، تجربہ کار، صاحب تحقیق ذی فضل، باکمال، ذی علم، فائق العصر بحر ذخار، تیز خاطر، فصیح حاذق، عالی ذہن۔

(معتقد منتقد ص ۵)

ہیں۔ اور ایسی عظیم الشان شخصیت کے مالک نیز احقاق حق و **ابطال باطل** میں کسی بھی طرح کی کمی کوتاہی سے ایسے **پاک و برکنار** ہیں کہ موصوف خوش ہو کر فرماتے ہیں

فیالجھد من الفھا ویالسعی من رصفھا ویالشان من صنفھا ویالخطب من اطرفھا حیث لم یال جھدا فیما سعیٰ۔	کیسی عظیم جدّ وجہد اور کوشش ہے مؤلّف و مرتّب رسالہ کی۔ کتنا بلند رتبہ ہے مصنّفِ رسالہ کا۔ اور کتنی اونچی شان ہے ان کی جو یہ نفیس و نرالہ تحفہ لائے اس لیے کہ انھوں نے اپنے کام اپنے مقصد کے متعلق جد وجہد میں ذرہ برابر کمی کوتاہی نہیں برتی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

یوں ہی **مصدق** "تحقیق الفتویٰ" مولانا شیخ **احمد سعید** نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان کی **نظر** میں علّامہ **بدایونی** قدس سرّہ

الفاضل الکامل العالم العامل الذی	فاضل کامل، عالم عامل جو بڑی شان کے

ھو جلیل الشان الجامع بین المعقول و المنقول و المعانی و البیان والحاوی لعلوم الادیان مولٰنا و بالفضل اولٰنا۔ (معتقد منتقد صـ۱۲)	مالک ہیں ۔ معقول و منقول کے معانی و بیان کے جامع ہیں ۔ علوم ادیان پر حاوی ہیں ۔ ہمارے دوست، فضیلت و خوبی میں ہم سے بڑھ کر ۔

ہیں ۔

افادۃً یہ بھی بتا دیں کہ **علامہ** بدایونی مقام **بیان حکم** میں دہلوی کی تکفیر نہ کرنے کے باوجود مولانا **حیدر علی** صاحب کی **نظر** میں کیا ہیں ۔ موصوف اپنی تقریظ "المعتقد المنتقد" میں فرماتے ہیں

العلامۃ الذی لم یوجد نظیرہ فی العالمین وھو امام العارفین و نظام العابدین المستغنی عن التوصیف والتبیین مولانا جامع ! معقول و المنقول حاوی الفروع والاصول و مقتدانا المقدس المقبول کیف لا وھو فضل الرسول۔	وہ علامہ کہ علماء میں ان کی مثال نہیں ملتی پیشوائے عارفین ہیں ۔ سرمایۂ عابدین ہیں ۔ تعریف و تعارف سے مستغنی ہیں ۔ جو ہمارے سردار ہیں ۔ جامع معقول و منقول ہیں ۔ حاوی فروع و اصول ہیں ۔ ہمارے مقدس پیشوا ، برگزیدہ و مقبول ہیں کیوں نہ ہوں جب کہ وہ **فضل رسول** ہیں ۔

اس کے بعد ہم نظر کرتے ہیں کہ ــــــــ کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" سے استفادہ کرنے والا جو شخص بھی ــــــــ دہلوی کو گمراہ تو بیشک جانے ــــــــ مگر ــــــــ اس کی تکفیر نہ کرے ــــــــ

اس کے بارے میں **ان حضرات** کے کلمات کیا خبر دیتے ہیں

تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان حضرات کے کلمات ایسے شخص کے

کامل ہدایت یاب اور **سچے مومن** و مسلمان ہونے کا پتہ دیتے ہیں

دیکھو علامہ خیر آبادی کے الفاظ تقریظ خصوصاً یہ الفاظ

یہتدی بہا الضلیل الیٰ سنن اہل السنة السنیة۔ (معتقد منتقد ص۳)	**گمراہی** کے گہرے کھڈ میں گرا **انسان** اس مبارک **رسالے** سے **اہلسنّت** کا مسلکِ روشن **پالیتا** ہے۔

اور یہ الفاظ

ویجد بہا کل من بغیٰ وجد الرشد فیجدہ بہا وجودا۔ (معتقد منتقد ص۴)	دولتِ **رشد** کا ہر **متلاشی** اس رسالے سے محبّت کرے گا۔ نتیجۃً اس سے **بھرپور** رشد و **ہدایت** پائے گا۔

اور دیکھو حضرت مولانا صدر الدین صاحب علیہ الرحمہ کے یہ الفاظ

یہدی الضال بمبانیہا قبل ان یقف علیٰ معانیہا (معتقد منتقد ص۵)	رسالے کے کلمات ہی **گمراہ** کی **ہدایت** کو بس ہیں اگرچہ معانی پر مطلع نہ ہو۔

مزید حضرت مولانا **حیدر علی** صاحب علیہ الرحمہ کے یہ کلمات بھی دیکھ لیجیے

الذی یہدی الیٰ صراط مستقیم ویدل علیٰ نہج قویم یوصل سالکہ الیٰ النجاۃ	"**معتقد منتقد**" جو رہنمائے **صراط مستقیم** ہے۔ دلیل شاہراہ قویم ہے جو اس کی راہ چلے اسے یہ **نجات ابدی** سے

و ينجيه من الظلمات ۔	ہمکنار کرتی اور تاریکیوں سے نجات دیتی ہے ۔
(معتقد منتقد ص)	

رہی یہ بات کہ علامہ خیرآبادی نے بشمول مصدقین خود تو بارہ سو چالیس ہجری ۱۲۴۰ھ میں "تحقیق الفتویٰ"[۱] میں دہلوی کی تکفیر کی[۲] اور "المعتقد المنتقد" میں مقام بیان حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کرکے اسے گمراہ، مخالف اہلسنّت کہنے پر اکتفا کرنے والے علامہ فضل رسول بدایونی اور ان کی کتاب نفیس "المعتقد المنتقد" کی اس درجہ پذیرائی اور مدح سرائی کی اس کی کیا وجہ ہے ؟

وجہ صاف ہے علامہ بدایونی ہوں یا علامہ خیرآبادی، تحقیق الفتویٰ کے مصدقین علماء ہوں یا دیگر علمائے اہلسنّت کسی کے نزدیک بھی کلمات تفویت دہلوی

۱؎ علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ نے اپنی تصنیف لطیف "سیف الجبار" میں اس تکفیر کو علامہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے الفاظ میں ص ۶۰ پر بطور نقل بقصد رد ذکر فرمایا ہے جیسا کہ حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ نے تقدیم "تحقیق جمیل" میں اس پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور خود علامہ بدایونی قدس سرہٗ کے کلمات سے اسے ثابت کیا ہے ۔ ۱۲ منہ

۲؎ اور فرمایا

"ہر کہ در کفر او شک آرد کافر بے دین و نامسلمان و لعین است ۔" (سیف الجبار ص ۶۰)

مگر اس سے حضرت علامہ فضل رسول بدایونی اور امام اہلسنّت وغیرہ علمائے محتاطین ملّت متبعین محققان اہلسنّت پر کچھ الزام نہیں جنھوں نے دہلوی کی تکفیر جزمی حتمی سے کف لسان فرمایا

فی نفسہٖ متعین فی الکفر یا کفر التزامی نہیں ــــــــــــ جیسا کہ ہم "لمعات ثلثہ" (مطبوعہ ۱۴۲۰ھ) میں اس کا صاف اشعار کر چکے بلکہ یہیں ماسبق میں اس پر صاف و اشگاف تنبیہ اور قدرے توضیح کر چکے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰)

جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید پلید کی تکفیر فرمائی ہے، جو حسب تقریر محقق ابن ہمام علیہ رحمۃ المنعام تکفیر قطعی جزمی حتمی ہے جس کی بحث نفیس و تفصیل جلیل حضرت استاذ محترم دام ظلہ العالی نے اپنے حاشیہ "تحقیق جمیل" ص۶۸ تا ۷۰ میں فرمائی ہے اس تکفیر سے ان علمائے ملت اساطین و اسلاف اہلسنت پر کچھ الزام نہیں جو یزید پلید کی تکفیر نہیں کرتے اس لیے کہ انہیں کفر صریح کی یزید کی طرف نسبت پر جزم و قطع حاصل نہیں۔

ــــــــــــ یوں ہی یہاں جب **کلام فی نفسہٖ نامتعین اور تعیین مرام امر خارج سے ہے تو اس پر جزم، جازم کو قائل کی تکفیر قطعی جزمی حتمی کے لیے کافی بلکہ موجب۔ مگر جنہیں اس پہ جزم و قطع حاصل نہیں ان کے لیے باتباع جمہور متکلمین و فقہائے محققین تارکین تفریط و افراط، مسلک تحقیق و احتیاط وہی سکوت و کفّ لسان ہے** ــــــــــــ جیسا کہ حضرت محقق مصنّف ممدوح دام ظلہ العالی نے دوران تصنیف ہی افادہ فرمایا ــــــــــــ

ــــــــــــ جب کہ "حکم شرعی بر ہفوات ادیبی" نیز "لمعات ثلثہ" میں اس طرف

اور"کشف نوری از کفر کفّ لسان ادیبی" (مطبوعہ ۱۴۱۸ھ) میں بھی اس مطلب کو خاص عبارات "تحقیق الفتویٰ" سے ثابت و واضح کر چکے ——

نیز امام اہلسنّت قدس سرہٗ کے قلم حق رقم نے جو "کوکبۂ شہابیہ"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱)

ہدایت کرنے کے علاوہ "کشف نوری از کفر کف لسان ادیبی" میں بہت پہلے ہی بروجہ کافی و کافل باحسن وجوہ اس کا افادہ فرما دیا تھا —— یہاں حضرت استاذ معظم چونکہ مدعی التزام وتکفیر امام (معاذ اللہ) اہل اسلام کی جہالت وبلادت وسفاہت وغباوت کے اظہار اور اکابر علمائے معتمدین حتیٰ کہ علامہ فضل حق خیر آبادی کی طرف سے لزوم وتبیین کلمات دہلوی کے بیان نیز اس سے اس بے بصارت گرفتار ظلمت ضلالت پر الزام کے مقام میں ہیں —— لہذا —— قصداً کاشف شبہہ دافع وسوسہ اس افادۂ نافعہ کو یہاں سلسلۂ کلام سے جدا فرما دیا —— کہ مدعی کے ذمّہ ہے اپنے استدلال کے چاک سینا اور اسے نقض وایراد سے سالم بنانا —— اور یہ نہ اس سے ہوسکا نہ ہو کہ باطل کی قسمت میں سالمیت کہاں —— سالمیت تو نصیبۂ اہل حق ہے واللہ الھادی الذی قال فی کتابہ المبین وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ٥ (اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے کامل ایمان والوں کی مدد فرمانا) ولہ الحمد الجمیل والصّلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الجلیل وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ بالتبجیل۔ فقط اسرار احمد نوری

سلّ السیوف" وغیرہ میں دہلوی کو کافر فقہی ثابت کرکے اس کی تکفیر قطعی سے کف لسان فرمایا اس کی قطعی یقینی واضح بنا بھی ہم "کشف نوری" میں بیان کرچکے کہ ـــــــ کلام متبیّن فی الکفر پر بے علم نیت، تکفیر سے سکوت وکفّ لسان کرنا ہی مسلک متکلّمین ہے

"الموت الاحمر" میں زیر مقدمہ ۴ فرمایا

"کفریت قول مطلقاً مذہب کلامی میں کفر قائل نہیں کہ اسے تبین کافی۔ اور اسے تعین درکار۔ فتح القدیر وبحر رائق ونہر فائق ومنح الروض میں ہے

ذلك المعتقد فی نفسه کفر فالقائل به قائل بما هو کفر وان لم یکفر۔

اس کے مثل مجمع بحار الانوار میں ازہری سے دربارۂ خلق قرآن منقول ـــــ یہ ہے وہ کہ "سل السیوف" وحواشی کوکبۂ شہابیہ میں فرمایا کہ

اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات۔ اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔

اور جب یہ استلزام نہیں تو وہ احتیاط کلامی کہ قائل سے کفّ لسان کی حامی قول پر حکم میں درکار نہیں" (الموت الاحمر ص ۲۹)

نیز تھانوی باطنی نے جب یہ افترا کیا کہ ــــــــ امام اہلسنّت نے اس کلمہ (صراط نامستقیم) میں اسماعیل کی نیت پر مطلع ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے کہ اس نے وہی پہلو مراد لیا ہے جو کفر ہے ــــــــ تو اس پر رد کرتے ہوئے

جواب میں "الموت الاحمر" میں فرمایا

"آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہیں۔ طالب تحقیق کا یہ کام نہیں کہ افترا کرے اور وہ بھی ایسے جیتے۔ اور اتنی بار۔ اور یوں بر رو۔ ہو نہ ہو آپ کے اس لباس کو پردہ بنایا گیا اور یہ مکشوفوں کی باتیں ہیں۔ کیا وہ کذّابین و مکذّبین ربّ العلمین "کوکبۂ شہابیہ" میں کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھا سکتے ہیں کہ فرمایا ہو۔ ہمیں اس کی نیت کا علم ہو گیا کہ اس نے معنی کفر مراد لیے ہیں سبحٰن اللہ ایسا ہوتا تو یہی فرمایا جاتا کہ

ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان مختار۔صفحہ۶۲

یہی فرمایا جاتا

ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر کرتے ڈریں گے۔ حاشیہ صفحہ ۶۱

یہی فرمایا جاتا کہ

ہم براہِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں۔ ایضاً حاشیہ صفحہ ۶۱

یہی فرمایا جاتا

میں اسماعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف

محل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی "

- تمہید ایمان صـ۴۳ از سبحٰن السبوح صـ۸۰ ع۵

ایسا ہوتا تو دیوبندیہ یوں ہی روتے کہ ہائے ہائے امام الطائفہ کو کافر نہ کہا اذناب کی تکفیر کی ان کی نہ کی اذناب کو ان سے چھڑا لیا۔

رہے فقہاء ان کے حکم فرمانے کو دعوئ اطلاع نیت سے کیا علاقہ۔ کہ وہ ظاہر پر حکم فرماتے ہیں نیت سے بحث نہیں رکھتے (مقدمہ ۲)

البتہ جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے معنیٔ کفر میں متعیّن جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد۔

یہ ہے وہ جو صفحہ ۳۳ تمہید ایمان میں ارشاد ہوا۔ **نیّت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب** ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ

مقام احتیاط میں اکفار سے کفّ لسان ماخوذ۔

کلام علمائے کرام سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے ملاحظہ ہو کہ جہاں **بحث فقہی** تھی بوجہ **تبین** بطور فقہاء **تکفیر** لکھی اور نیت سے بحث نہ کی اور جب مسلک متکلمین و مختار ذکر فرمایا **بوجہ عدم علم نیت تکفیر سے احتیاط کی**"

(الموت الاحمر صـ۳۳، ۳۴)

ع۵ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ۲۶۵ - ۱۲ منہ

امام اہلسنّت قدس سرہٗ کے مسلک کی تائید وحمایت نیز کلمات دہلوی کے لزوم وتبیّن پر اکابر علماء کے مزید

کلماتِ بابرکات

حضرت تاجُ الفحول علّامہ شاہ عبدالقادر ابن سیف مسلول علامہ شاہ فضلِ رسول بدایونی قدس سرّہما کے ارشد تلامذہ حضرت علّامہ **قاضی عبدالوحید** فردوسی (ساکن عظیم آباد پٹنہ) علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی تصنیف "صمصام سُنّیت بگلوئے نجدیت" میں حامیان دہلوی کا رَد اور دہلوی سے متعلق امام اہلسُنّت کے مسلک **تضلیل وعدم تکفیر** کی حمایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"یہاں تکفیر (دہلوی) کا دعویٰ خود نہ تھا اور اس **(دہلوی)** کی **ضلالت** (وگمراہی) پر **تمام** علمائے **اہلسُنّت** ہندی وغیرہندی **متفق** (ہیں)۔۔۔۔۔۔

ارشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب، مولانا رشید الدین خاں صاحب دہلوی وغیرہ معاصرین اسماعیل کے وقائع اور ان کے بعد کے فتاوے ورسائل مخفی نہیں۔"

(صمصام سُنّیت ص۹۰)

بلکہ موصوف شروع کتاب ہی میں **لزوم والتزام** پر بڑے **نفیس** پیرائے میں گفتگو کرتے ہوئے آخر میں **تکفیر دہلوی** سے **صریح انکار** کو نہ صرف **امام اہلسُنّت** بلکہ **اہلسُنّت** کی طرف منسوب فرماتے ہیں۔ اس

نفیس کلام کی ابتدا یوں ہے

"لزوم کفر کے باعث تکفیر کرنا ائمہ اہلسنّت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزار ہا ائمہ دین بے فرق لزوم والتزام قائلان کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامہ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم ——— اور مرتبہ احتیاط' تفرقہ وانکار اکفار ہے محقّقین متکلّمین اسی پر جازم ——— فقیر اس پر بکثرت نصوص جلیلہ ائمہ علیہ حاضر کرسکتا ہے۔ سردست مزاج والا کے علاج ومداوا کو نسخہ شفا "نسیم الرّیاض" کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے

امام قاضی عیاض "کتاب الشّفا فی تعریف حقوق المصطفٰے" صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور علّامہ خفاجی اس کی شرح "نسیم الرّیاض" میں فرماتے ہیں

" امامن اثبت الوصف ونفی الصّفة (وھم المعتزلة) فمن قال (من اھل السنّة) بالمآل لما یودیه الیه قوله کفرہ فکانّھم (ای المعتزلة) صرّحوا (عند المکفر لھم) بما ادّی الیه قولھم ومن لم یر اخذھم بمآل قولھم لم یر اکفارھم فعلٰی ھٰذین الماخذین اختلف النّاس (من علماء الملة واھل السنّة) فی اکفار اھل التاویل والصواب (عند المحققین) ترك اکفارھم اھ مختصراً "

دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم کی بنا پر کافر کہنا' نہ کہنا دونوں قول

اہلسُنّت کے ہیں اور محقّقین کے نزدیک تکفیر نہیں ہے ـــــــــــــ مگر تقصیر معاف، فقیر کو خوف ہے کہ ملازمانِ والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا مطلب کیا دخول پائے گا جب کہ رسالۂ اردو (سل السیوف الہندیہ) کا کلام بے فہم مرام رہا۔ حضرت مصنّف دام ظلّہ العالی (امامِ اہلسُنّت قدس سرّہٗ) نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرما دیا تھا۔ کفریات اسماعیل پر ہر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہِ خوش فہمی حضرت مصنّف (امامِ اہلسُنّت) کے احکام سمجھے۔ صدر جواب میں ارشاد فرمایا تھا

"حسبِ تصریحات جماہیر فقہائے کرام ان پر حکمِ کفر ثابت۔"

آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ

"بالجملہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔"

پھر ایسے ہی اذہان عالیہ کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اس کا شروع انھیں لفظوں سے کیا

"یہ حکم فقہی متعلق بکلماتِ سفہی تھا۔"

پھر اپنے نزدیک جو مسلک محقّق تھا بیان فرما دیا کہ

"لزوم والتزام میں فرق ہے ہم احتیاط برتیں گے محتاطین نے تکفیر سے سکوت پسند کیا۔"

ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب ایسے صاف مستفاد تھے جنھیں ہر ذی فہم بچّہ سمجھ لے۔ ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے ہاں

بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام۔ دوسرے یہ کہ بہت ائمۂ اعلام لزوم پر بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتیاط تخصیص التزام۔

دونوں مطلب سے ایک بھی فہم جناب میں نہ آیا۔ ادھر تو احکام فقہاء کو حکم مختار حضرت مصنّف (امام اہلسنّت) جان کر ابتدا سے خاتمہ تک کفر کفر[۱] بولنا شروع کیا، ادھر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین[۲] مان کر جماعات عظیمۂ ائمۂ اہلسنّت کو معاذ اللہ اصولِ اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا۔

خدارا انصاف! یہ کیا دین و دیانت ہے ایک لپنے چُنین وچُناں کے بچانے کو لاکھوں ائمۂ اہلسنّت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا شعار[۳] کیا حیا و جرأت ہے ——— پُر ظاہر کہ اصولِ اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ——— سچ فرمایا حدیث شریف میں حُبُّكَ الشَّيْئَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔

مکرمی! جواب تو جواب خود سائل فاضل (مولینا فضل المجید قادری فاروقی بدایونی) نے نفسِ سوال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہاء کے نزدیک ان پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں؟ (یعنی مولینا **فضل المجید** بدایونی علیہ الرحمۃ کے

---

۱ ۲ ھ مخالف نے اپنی دو ورقی حمایت دہلوی میں لکھا تھا کہ ——" لزوم سے کفر کا فتویٰ بعید از انصاف ہے ـــ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ـــ ایضاً ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہوسکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں۔" (بحوالہ صمصام سُنّیت صد ۶۸) ۱۲ منہ

۳ھ لعلہٗ اشعار - ۱۲ منہ

نزدیک بھی **دہلوی** کا **کفرِ التزامی نہ** تھا لزومی تھا جس پر نزد متکلّمین تکفیر نہیں)
اور مطلب اوّل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن رَوِش پر گزارش
کر دیا تھا بلکہ اس رسالۂ مبارکۂ طیّبہ (سَلّ السُّیُوفِ الْھِنْدِیَّۃ) کا چھاپنا ہی
اسی غرض سے بیان کیا تھا کہ ندویوں نیچریوں نے جو علمائے اہلسنّت پر الزامِ
تکفیر تکفیر کی رَٹ لگا دی ہے اس کا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے
پھر **سُبحٰن السُّبُّوح** سے وہ صاف تصریحیں نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ
جب ہمارے علمائے کرام اسماعیل دہلوی کو بھی کافر
نہیں کہتے اور لوگ جن کے اقوال اس سے بہت ہلکے ہیں ان کے
باب میں اس تہمتِ ملعونہ کی کیا گنجائش ـــــ تمہید در کنار خود صفحۂ لوح پر
یہی مضمون موجود (الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ (سَلّ السّیوف الھندیۃ)
مع تمہید وضمیمہ مبطل افترا ءات ندویہ مثبت **گمراہی طائفہ وہابیہ** جس میں ان کے
پیشواؤں کی کتابوں سے بہ نشان صفحات اس کے **اقوال کفریات** لکھا اور
اسی طرح بہ نشان صفحات کتبِ ائمۂ دین وعلمائے معتمدین یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ صاحب
وشاہ عبد العزیز صاحب سے ان پر حکم کفر نقل کیا آخر میں کمال احتیاط اہلسنّت
روشن کی کہ باوصف ایسے کلمات کفریہ کے اور باآنکہ گمراہ وہابیہ ناحق ناروا،
مسلمانوں کو مُشرک بتاتے ہیں۔ ہمارے محقّقین نے جب تک صراحۃً ضروریاتِ دین کا
انکار نہ ثابت ہوا ان پر حکم کفر نہیں دیا **صرف گمراہ** وبد مذہب کہا) مگر
حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود" (صمصام سُنیت ص ۶۸، ۶۹)

پھر مقطع کا یہ بند فرمایا

"ہاں یہ کہیے کہ الفال مُوَکّل بالمُنطِق آوازۂ خلق نقارۂ خدا ہے دہلوی بیچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کُفر لکھ دیا ہے کہ جو باوصف **صریح نفی وانکار اہلسُنّت** اس کے معتقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب من یہ اس کا بدا۔ آپ کا لکھا۔ ہمارا اس میں قصور کیا ہے" (صمصامِ سُنّیت ص۶۹-۷۰)

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں

"ہم مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں (دہلوی جیسی) گُستاخی کرنے، کذبِ الٰہی کو جائز رکھنے پر حکم کفر لازم کریں گے" (صمصامِ سُنّیت ص۸۴)

پھر ایک مقام پر یہی علّامہ موصوف **تکفیر دہلوی** سے **کفِّ لِسان** کرنے والے **علمائے سُنّت** بالخصوص امام اہلسُنّت علیہم الرحمۃ والرضوان کی باریک بینی، دقیقہ رسی اور علمی گہرائی وگیرائی کے مدح خواں ہو کر فرماتے ہیں

ہمارے **علمائے محتاطین** دقیقہ رس محقّقین نے تکفیر میں احتیاط فرمائی۔ مُنکر بیدولت ہمارے علماء کی شدّتِ احتیاط دیکھے اور بدگو مفتری اپنے افترائے تکفیر کو بیٹھ کر روئے وَلِلّٰہِ الحَمدُ۔ (صمصامِ سُنّیت ص۸۷)

کوئی ناصفا اسے مُنہ دیکھی تعریف پر محمول نہ کرے اس لیے کہ علّامہ قاضی عبدالوحید صاحب فردوسی نے امام اہلسُنّت کی باریک بینی دقیقہ رسی اور علمی گہرائی وگیرائی کا خود اپنی خداداد بصیرت سے

ذہانت سے ادراک ومشاہدہ کیا۔ تب یوں امام کے مدح خواں ہوئے اس پر موصوف کی تصنیف ''صمصامِ سُنّیت'' گواہ کافی ہے ——— اس کی ایک جھلک ہم یہاں پیش کریں اور وار ''سَلّ السُّیُوف'' سے ابتدا کریں۔

امام اہلسُنّت قدس سرہ نے ''سل السیوف الهندية علی کفریات بابا النجدیۃ'' میں دہلوی کا کفریہ اُولیٰ یہ نقل کیا

''غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔''

پھر اس کا رَد کرتے ہوئے فرمایا

''اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو **صَراحۃً لازم** کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں'' (سَلّ السیوف ص)

مخالف نے اس رَد میں لفظ ''**لازم**'' کو لازم معہود بین المتکلّمین پر محمول کرتے ہوئے دہلوی کی حمایت میں لکھا کہ

——— آپ لکھتے ہیں کہ ——— صَراحۃً لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں ——— اور اس لزوم سے کُفر کا فتویٰ دیتے ہیں'' ———

اس پر علّامہ قاضی عبدالوحید فردوسی نے فرمایا

''افسوس کہ ملا زمان سامی نے لزوم لزوم کا نام سُن لیا ہے اور اس کا معنیٰ اصلاً نہ سمجھے ——— دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے ——— اسے سُن کر ہر جاہل گنوار، ہر بچہ جب کہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھے گا کہ ابھی معلوم نہیں

ہاں معلوم کرنا اختیار میں ہے ـــــــــ اس میں کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدّمات کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجائش انکار ہے ـــ اسے لزوم بمعنی معلوم نہ کہے گا مگر مجنون ملوم۔

اسی لیے حضرت مجیب (امام اہلسُنّت) نے **صراحۃً لازم** فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی **لازم** اور آدھا نظر نہ آیا یعنی **صراحۃً**۔ بالجملہ کفریۂ اُولیٰ میں علم قدیم الٰہی کا انکار کلام اسمٰعیل سے ہرگز لزوماً ثابت نہیں بلکہ بالیقین **التزاماً** ہے۔

رہا حضرت مجیب (امام اہلسُنّت قدس سرّہ) کا اس پر بھی تکفیر نہ فرمانا اس کا وہ منشا ہے جس کی بنا پر محققین نے طائفہ **ضالہ کرامیہ** کو صرف **بدمذہب گمراہ** ٹھہرایا **کافر**[ل] نہ فرمایا ـــــ یہ آپ کا **اسمٰعیل** بھی اس قول میں یقیناً اسی **گمراہ طائفہ** کا ہے۔" مختصراً (صمصامِ سُنّیت صـ۸۴، ۸۵، ۸۶)

حاشیہ ل چنانچہ شرح عقائد کی شرح "نبراس" میں **کرامیہ کو اہل قبلہ** سے گنا

اقوال اهل القبلة فی الایمان راجعة الیٰ خمسة رابعها انه الاقرار وهو للکرامیة۔ مختصراً (نبراس صـ۲۵۸)	ایمان کسے کہتے ہیں اس سلسلے میں اہل قبلہ کے اقوال کا حاصل پانچ معانی ہیں جن میں چوتھا یہ ہے کہ ایمان صرف اقرار کا نام ہے اور اس کے قائل کرامیہ ہیں۔

حالانکہ اسی "نبراس"، میں تصریح ہے کہ منکر ضروریات، اہل قبلہ سے نہیں چنانچہ

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور بہت ہی نفیس و نفع بخش تھا۔ اب سلسلۂ کلام کو گزشتہ سے پیوستہ کریں اور بتائیں کہ قاضی صاحب ممدوح، مخالف کو تلقین و اظہار حق کرتے ہوئے دہلوی کے **کفر لزومی کی اور اس کی تکفیر میں** علمائے اہلسنت کے اختلاف کی کیسی واشگاف تصریح فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں

"**لزوم کفر و ضلالت و بددینیٔ اسماعیل** تو یقیناً ثابت ہاں تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمۂ فقہاء و متکلمین ہے۔" (صمصام ص ۳۳۳)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۳)

"اهل القبله" کے معنیٰ پر فرمایا

معناه اللغوی من یصلی الی الکعبة او یعتقدها قبلة و فی اصطلاح المتکلمین من یصدق بضروریات الدین ای الامور التی علم ثبوتها فی الشرع واشتهر فمن انکر شیئاً من الضروریات کحدوث العالم وحشر الاجساد و علم الله سبحانه بالجزئیات وفرضیة الصلوٰة والصوم لم یکن من اهل القبلة۔

اہل قبلہ کا لغوی معنیٰ ہے وہ لوگ جو کعبہ کی طرف نماز پڑھیں یا کعبہ کو قبلہ جانیں۔ اور متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو ضروریاتِ دین پر ایمان لائیں، ضروریاتِ دین وہ باتیں ہیں جن کا شرع میں ہونا بالیقین معلوم ہو اور مشہور ہو جیسے عالَم حادث و نوپید ہے، قیامت کے دن بندے جسم سمیت اٹھائے جائیں گے اللہ رب العزت کا علم جزئیات کو بھی محیط ہے نماز فرض ہے، روزہ فرض ہے۔ تو جو ضروریات دین میں سے کسی ضروری دینی کا انکار کرے وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے۔

(نبراس ص ۳۴۱، ۳۴۲)

تو اس تصریح کے ہوتے ہوئے کرامیہ کو اہل قبلہ میں شمار کرنا صاف بتا رہا ہے کہ کرامیہ

یوں ہی حضرت بابرکت گل بوستان علم و معرفت سلالۂ خاندان شرف وسیادت جناب مستطاب فضائل مآب حضرت مولٰینا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ واسطی بلگرامی مارہروی قدس سرہٗ ردّ ندوہ میں اپنی تصنیف لطیف "رغم الهازل" صہ۱۲ میں فرماتے ہیں

"وہ سب حضرات حرمین شریفین اور ہندوستان کے جو **وہابیہ** کو

گمراہ یا کافر ٹھہرا کر ان کے ردّ میں مشغول ہوئے"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴)

منکر ضروریاتِ دین نہیں۔

"معتقد منتقد" میں علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے

اعلم ان اثبات الصفات له تعالٰی مذهب جميع اهل السنة ۔ (معتقد منتقد صہ۴۱)	جان لو کہ اللہ تعالٰی کے لیے صفات ثابت ماننا ہی تمام اہلسنت کا عقیدہ و مذہب ہے۔

فرما کر باطنیہ، مشبہہ وغیرہ گمراہ فرقوں کے علاوہ کرامیہ کا یہ عقیدہ بتایا

"وجوزت الكرامية حدوث الصفات وزوالها" (معتقد منتقد صہ۴۲)

اور آخر میں ان تمام گمراہ فرقوں کے عقیدوں کو کہا

والكل باطل ۔ (معتقد منتقد صہ۴۲)	یہ سب باطل ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ علامہ بدایونی قدس سرہ نے کرامیہ کو اس کے عقیدۂ ضلالت کے سبب مخالف اہلسنّت جانا۔ باطل پرست گمراہ و بدمذہب مانا۔ قطعی اجماعی کافر نہیں ٹھہرایا ولہذا امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے "معتقد منتقد" کی اس عبارت پر کہ

وكذا منكر قدمه ۔ (معتقد منتقد صہ۳۸)	یوں ہی جو اللہ تعالٰی کی صفت کلام کو قدیم وازلی نہ مانے کافر ہے۔

اب زید اپنا وہ تفوہ "کُفر التزامی" یاد کرے اور بتائے کہ ـــــــــ کیا کُفر التزامی سے لزوم کُفر اور بد دینی ثابت ہوتی ہے ؟ ـــــــــ کیا کُفر التزامی پر تکفیر میں فقہاء اور متکلمین مختلف ہوجاتے ہیں ؟ ـــــــــ اور جب نہیں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵)

اپنے حاشیہ "المُستند المعتمد" میں فرمایا

فیہ تکفیر الکرامیۃ وھو مسلک الفقھاء اما جمھور المتکلمین فیابون الاکفار الا بانکار شیٔ من ضروریات الدین وھو الاحوط الماخوذ المعتمد عندنا وعند المصنف العلام تبعا للمحققین ۔ (معتقد منتقد ص ۳۸)	اس میں کرامیہ کی تکفیر ہے جو کہ فقہاء کرام کا مسلک ہے جمہور متکلمین یہ تکفیر نہیں مانتے وہ صرف ضروریاتِ دین کے انکار پر تکفیر کرتے ہیں اور باتباع محققین ہمارے اور مصنفِ علّام کے نزدیک اسی میں زیادہ احتیاط اور یہی قابل اخذ اور لائق اعتماد ہے

نیز اسی وجہ سے "معتقد منتقد" میں جو یہ مسئلہ مذکور ہے کہ

صفات اللہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ و لا مخلوقۃ فمن قال انھا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیھا بان لا یحکم بانھا قدیمۃ او حادثۃ اوشك فیھا اوتردد فی ھذہ المسئلۃ ونحوھا فھو کافر باللہ تعالیٰ ۔ (معتقد منتقد ص ۴۹)	اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف کرے کہ نہ بالیقین قدیم کہے نہ حادث یا اس میں یا اس جیسے مسائل میں شک و تردّد کرے وہ کافر ہے۔

اس پر حاشیہ میں امام اہلسنّت قدس سرہ نے فرمایا

ہرگز نہیں تو اعتراف کرے توفیق رفیق باد کہ ــــــــــ ہاں ــــــــــ
یہ صاف واشگاف تصریح ہے کہ دہلوی کے **اقوال، کفر التزامی نہیں** اور اس کے
کلماتِ کفریہ، صریح کلامی نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶)

ھذا نص سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفقہ الاکبر وقد تواتر عن الصحابۃ الکرام والتابعین العظام والمجتہدین الاعلام علیہم الرضوان التام اکفار القائل بخلق الکلام کما نقلنا نصوص کثیر منہم فی "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" وھم القدوۃ للفقہاء الکرام فی اکفار کل من انکر قطعیا والمتکلمون خصوہ بالضروری وھو الاحوط ــ

(معتقد منتقد ص۵۰)

فقہ اکبر میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد صریح ہے اور قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والے کی تکفیر صحابۂ کرام، تابعین عظام مجتہدین اعلام علیہم الرضوان التام سے بالیقین بہ تواتر ثابت ہے جیسا کہ ان میں سے کثیر حضرات کی تصریحات ہم نے "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" میں نقل کیں[۱۳] اور فقہائے کرام جو قطعی کے منکر کی تکفیر کرتے ہیں ان کے یہی حضرات پیش رو ہیں اور حضرات متکلمین یہ خصوصیت بڑھاتے ہیں کہ وہ قطعی، ضروریاتِ دین سے بھی ہو اور اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔

• • • • • •

تو علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی علیہ الرحمہ نے جو فرمایا
"علم قدیم الٰہی کا انکار، کلام اسمٰعیل سے بالیقین التزاماً ہے۔" (صمصام سُنّیت ص۱۶)

"الموت الاحمر" میں فتاوائے امام سے منقول ایک فتویٰ میں ہے

" صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا نافی۔ محقق حیث اطلق نے فتح میں فرمایا

ماغلب استعماله فی معنی بحیث یتبادر حقیقة او مجازا

صریح فان لم یستعمل فی غیره فاولی بالصراحة۔

ہدایہ میں ارشاد ہوا

انت طالق لا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة

الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷)

اس میں التزاماً سے التزام کفر یعنی صراحۃً ضروری دینی کا انکار ہرگز مراد نہیں بلکہ التزام قول کفر لزومی مراد ہے۔

اور دہلوی کے اس انکار کا کفر لزومی ہونا یوں ہے کہ

"___ صفات، مقتضائے ذات تو ان کا حادث وقابل فنا ہونا ذات کے حدوث وقابلیتِ فنا کو مستلزم اور یہ عین انکار ذات ہے۔ والعیاذ باللہِ ربِّ العٰلمین ___" (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ ۲۴۲)

اور قاضی صاحب کے اس التزاماً فرمانے کی نظیر وہ ہے جو امام اہلسنّت قدس سرہ نے "سبحٰن السبوح" فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ ۲۶۷ میں فرمایا

"___ ہیہات یہ تو اس نے صاف صریح کہا تھا میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں ___"

فی القضاء لانه خلاف الظاھر ویدین فیما

بینه وبین اللہ تعالیٰ لانه نوی مایحتمله ۔

بہت فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی۔ ولہذا امثالِ اسماعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل "کوکبۂ شہابیہ" سے روشن اور تحقیق، اشتراط مفسر ہے یہی مسلک متکلمین اور یہی مختار و معتبر ہے"۔ (الموت الاحمر ص۵)

(بقیۂ حاشیہ صفحہ ۵۸)

جس کی توضیح **"ایک امر ضروری"** کے عنوان سے **"کشفِ نوری"** ص۱۹ میں ہم نے کی کہ

"امام اہلسنّت قدس سرّہٗ نے دہلوی کے کفر کو لزومی قرار دیا نہ کہ التزامی، "کوکبۂ شہابیہ" ہو یا "النہی الاکید" "سل السیوف" ہو یا "سبحٰن السبوح" سب اسی پر ناطق"۔

رہا "سبحٰن السبوح" فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص۲۶۷ میں امام کا یہ فرمانا کہ

میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔

تو یہاں التزام سے مراد **کفر التزامی ہرگز نہیں**۔ تسہیل فہم کے لیے اسی "سبحٰن السبوح" میں فرق لزوم و التزام میں تعبیر امام دیکھیے فرماتے ہیں

"اور (کفر) لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اس سے

پھر اسی کی شرح میں "الموت الاحمر" میں فرمایا

"جمہور فقہاء کے نزدیک اکفار کو متبیّن کافی۔ عامۂ حنفیہ و مالکیہ وحنبلیہ اور بہت شافعیہ کا یہی مسلک اور اکثر متکلّمین و فقہائے محقّقین حنفیہ وغیرہم شارطِ تعیین" —— (الموت الاحمر ص۲۷)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹)

کسی ضروریِ دین کا انکار لازم آئے"۔ (ص ۲۶۶ / ج ۶)

پُر ظاہر کہ قول قائل اور انجام کار کے بیچ دو، تین، پانچ، دس جتنے مقدمات ہوں جیسا کہ جمعیت لفظ "مقدمات" و "تقریبات" اور استمرار فعل "کرتے لے چلیے" سے مستفاد، وہ سب کُفر لزومی ہوں گے اور قول قائل بھی کُفر لزومی، مگر قول قائل وہ کفر لزومی ہے جس کا قائل نے التزام کیا اور مقدمات وسائط وہ کُفریاتِ لزومیہ ہیں جس کا اس نے التزام نہ کیا لیکن ممکن کہ مقدمات وسائط میں کوئی مقدمہ وہ آئے جس کا قائل خود قول کرچکا ہو یعنی قائل کے الفاظ میں وہ مقدمہ موجود ہو تو اس مقدمہ کی دو جہتیں ہوئیں ایک تو وہ قائل کے ایک قول کو لازم ہے اور دوسرے یہ کہ قائل اس مقدمہ کا خود بھی قائل ہے تو اس دوسری جہت سے یہ کہنا بالکل صحیح و بجا کہ قائل نے یہ مقدمہ صاف صریح کہا اس کا التزام کیا —— یہ التزام التزام کُفر کے معنیٰ میں ہرگز نہ ہوا بلکہ التزام قولِ کُفر لزومی کے معنیٰ میں ہوا اور یہی معنئ التزام ہے اس قول امام میں کہ

"میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں"۔

کلماتِ امام سے اس کے شواہد لیجیے امام نے جس

نیز فرمایا

"کُفریت قول مطلقاً مذہبِ کلامی میں کُفرِ قائل نہیں کہ اسے تبیّن کافی اور اسے تعیّن درکار ــــ فتح القدیر وبحر رائق ونہر فائق ومنح الروض میں ہے

ذلك المعتقد فی نفسهٖ كفر فالقائل بهٖ قائل بما هو كفر وان لم يكفر" ــــ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۰)

"اصلِ ہفتم (۴۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے چُرا چھپا کر بہلا بھلا کر آیتِ قرآنیہ جھوٹی کر دے تو کچھ حرج نہیں۔ (ت ۳۱)"

(صـ۲۶۷ ج۶)

کے متعلق یہ فرمایا کہ

"میں متحیّر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں"۔

اسے خود ہی ایک صفحہ قبل کُفر لزومی کا عنوان دیا کہ فرمایا

"اس (دہلوی) نے تو صرف انھیں چند سطروں میں جو تنزیہ سوم میں اس سے منقول ہوئیں کُفر لزومی کے سات اصلیں طیّار کیں" (صـ۲۶۶ ج۶)

اب اس اصل ہفتم کا لزوم یعنی کُفر لزومی ہونا اور التزام یعنی اسمٰعیل کا خود اس کا قول کرنا سُنیئے وہ اصل ہفتم جسے اسمٰعیل پر لازم آنے والے کُفروں میں امام نے (۴۷) واں نمبر دیا اسمٰعیل کے قول

"عدم تکلّم کلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب وتنزها

اور یہ بھی دن دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ولائح ہے کہ علامہ قاضی **عبدالوحید** فردوسی، **دہلوی** سے متعلق امام اہلسُنّت کے **مسلکِ تفضیل وعدمِ تکفیر** سے نہ صرف یہ کہ **اتفاق** کرتے ہیں بلکہ اس مسلک کی تائید وحمایت میں اپنی اعلیٰ صلاحیتیں اور سخت کوششیں صرف کرنے کا عظیم وبے مثال نمونہ بھی پیش کرتے ہیں جسے وہ اہلِ سعادت ہی خوب سمجھ سکتے ہیں جنہیں **اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ** (اللہ ہی کے لیے اس کے پیاروں سے دوستی اور اللہ ہی کے لیے اس کے دشمنوں سے دشمنی) سے حصہ ملا۔

محروم القلب اس پر انگشت بدنداں اور حیران وسرگرداں ہوں گے ——— مگر ——— قاضی صاحب کے کلماتِ طیبات برابر انہیں حق وصداقت کا منارۂ نُور دکھلاتے اور غور وفکر راست کی دعوت دیتے رہیں گے ——— اور ——— ان سے سوال کُناں رہیں گے ——— کہ ——— وہ **قاضی صاحب** ممدوح سے **امامِ اہلسُنّت** اور اُن کے مذکورہ مسلک کی یہ کچھ پُرزور تائید و**حمایت** دیکھ کر نیز "کوکبۂ شہابیہ" و "سلّ السیُوف" میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱)

عن التلوث بہ " (منقول در ہذیان دوم صـ ۲۳۶/ ج ۲)

کولازم تھا لیکن اسمٰعیل خود اس کا قول بھی کرچکا کہ کہا

" بعد اخبار ممکن است ایشاں را فراموش گردانیدہ شود "

(دیکھیے صـ ۲۵ / ج ۲ تازیانہ ۱۳۱ کے تحت دہلوی کے رسالہ یکروزی سے منقول عبارت) " ۱۲ منہ

سوال سائل فاضل حضرت مولانا **فضل المجید** قادری بدایونی سے **امام** اور **مسلک امام** کی **اصابت و موافقت** دیکھ کر کیا یہاں بھی بک پڑیں گے اور قاضی صاحب ممدوح اور علامہ فضل المجید قادری بدایونی پر بھی کُفر کا افترا و بُہتان جڑ دیں گے ؟ ——— یا کچھ لجائیں گے ؟ ——— شرمائیں گے ؟ ———

اللہ توفیق دے ——— حیا دے ۔

امام اہلسنّت کے ایک اور معاصر حضرت مولینا مولوی **وصی احمد** صاحب قبلہ **محدّث سُورتی** علیہما الرحمۃ والرضوان کی **تائیدی شہادت** بھی دیکھ لیجیے ۔ ——— حضرت موصوف کی کتاب " **اظہارِ شریعت** " میں ہے کہ سائل نے یہ سوال کیا

ــہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کو اپنے باپ سے ترکہ پہونچا جائداد غیر منقولہ غیر منقسمہ ۔ اس نے وہ جائداد بھائیوں کو باہمی تصفیہ پر جس کو عرصہ بتیس ۳۲ برس کا ہوا دے دی اب اس عورت کو عرصہ چھ ۶ برس کا ہوا کہ فوت ہوگئی اب اس کا لڑکا اس جائداد کو اپنے ماموں سے مانگتا ہے وہ عورت سُنّی تھی اور لڑکا اس کا اپنی والدہ کے سامنے سے غیر مقلّد ۔ جس کے عقیدات حسب تفصیل ذیل ہیں وہ حدِّ کُفر کو پہونچا یا نہیں اور اگر پہونچ گیا تو اس ترکے کا مالک و مستحق ہے یا نہیں ؟ ——

تفصیل عقیدات

اوّل ماہ ربیع الاوّل میں جو محفل میلاد شریف ہوتی ہو اس کو بدعتِ سیئہ کہے

جو مسلمان مدینہ منورہ مقدسہ مطہرہ معظمہ میں دست بستہ ہو کر صلاۃ وسلام پڑھے اس کو منع کرے ۔ **دوم** دلائل الخیرات پڑھنے کو بدعت سیئہ کہے **سوم** حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے مذہبوں کو بدعت کہے **چہارم** ان چاروں اماموں کی تقلید کرنے والوں کو بدعتی کہے ۔ **پنجم** درود وسلام جو قبل اذان کے حرم شریف کے مناروں پر چڑھ کر موذّن لوگ باآواز بلند پڑھتے ہیں اس کو بدعت کہے ۔ **ششم** رسول اللہ کی شفاعت کا منکر ہو اور آپ کے خاتم النبیّین ہونے سے انکار کرے اور یوں کہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بعد وفات کے کسی طرح طاقت حاصل نہیں ہے ۔ **ہفتم** مرنے کے بعد ثواب پہونچانے اور فاتحہ دینے کو بدعت کہے ۔ **ہشتم** اولیائے مقبولین کی نیاز کے کھانے کو حرام کہے ۔ **نہم** دوجہان کے مالک ومختار، حبیبِ حضرت پروردگار، شفیع روز شمار، نبی علیہ الصّلاۃ والتّسلیم کی شان مبارک ومعظّم میں حقارت اور اہانت کے کلمے کہے جو "تقویت الایمان" میں لکھے ہیں ۔ فقط

ملتمسہ کمترین علی بخش عفی عنہ بتاریخ ۳۰ رشوال ۱۳۱۹ھ "

جواب میں حضرت محدّث سورتی موصوف نے فرمایا

" **جواب** :- وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

اُمور مذکورہ فی السّؤال اکثر **صرف** حدِّ گمراہی اور ضلالت تک ہیں مگر انکار ختم نبوّت قطعاً اجماعاً کفر وارتداد ہے جو شخص حضور اقدس سرور عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو خاتم النّبیّین نہ مانے یا ختم نبوّت کے معنی بدلے ۔

حضور کو آخر الانبیاء نہ مانے۔ حضور کے زمانۂ اقدس میں خواہ حضور کے بعد کسی کو نبی کیا جانا اس طبقہ زمین خواہ کسی طبقے میں واقع بلکہ جائز ہی مانے یقیناً کافر و مرتد ہے۔ **لقوله تعالیٰ ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین** ط الاشباہ والنظائر میں ہے اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من ضروریات الدین۔ امام توربشتی "المعتمد فی المعتقد" میں فرماتے ہیں۔ وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بود یا ہست یا خواہد بود وآنکس کہ گوید کہ ممکن ست کہ باشد کافر ست این ست شرط درستی ایمان بخاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یوں ہی جو خبیث ادنیٰ توہین شان اقدس کرے یقیناً کافر ہے۔ "تقویۃ الایمان" میں ضرور **کلمات توہین و اقوال کفریہ** ہیں جن کی تفصیل "**الکوکبۃ الشہابیہ**" مصنفہ عالم جلیل فاضل نبیل مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولٰینا مولوی **احمد رضا** خاں صاحب میں و نیز دیگر رسائل علمائے اہلسنت کثرہم اللہ و نصرہم میں مندرج ہے۔ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پا سکتا ہے اگرچہ وہ اس کے والدین ہوں۔ سراجیہ میں ہے موانع الارث اربعة الیٰ قوله و اختلاف الدینین۔ حررہ العبد المسکین المتمسک بذیل شفاعة سید المرسلین خاتم النبیین وصی احمد الحنیفی الحنفی السنی المعروف بالمحدث السورتی حماہ عن شر کل غبی وغوی۔"

محمد وصی احمد ۱۳۰۱
ناصر دین

(اظہار شریعت صد ٦٥)

دیکھیے محدث سورتی علیہ الرحمہ نے وہابیانہ **انکار شفاعت** کو **صرف گمراہی و ضلالت** شمار کیا اور "نہم" کے پیش نظر جواب میں یہ احتیاط فرمائی کہ جواب کو دو حصّوں پر تقسیم کر دیا ——— توہین کرنے والے کو بایقین کافر فرمایا ——— اور ——— تفویت دہلوی کے **شنیع کلمات پر** بیان حکم میں **حکم کلمہ** لکھا یعنی انھیں کلمات توہین واقوال کفریہ فرمایا۔ **قائل کلمات کے حکم** سے بحث نہیں فرمائی ——— جیسا کہ "کوکبۂ شہابیہ" میں دہلوی کی "صراط نامستقیم" کی گستاخی کو ——— **سب و دشنام کے لفظ** ——— فرمایا۔ جو **حکم کلمہ** ہے اور بیشک دہلوی کا وہ کلمۂ ملعونہ ایسا ہی ہے۔ "الموت الاحمر" میں اس کی یوں وضاحت فرمائی

—" جو کلمہ اپنے صاف صریح متبیّن معنیٰ پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا رہو گا اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعیّن ہرگز نہ ہو گا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعیّن اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطور متکلّمین مقامِ احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے بھلا اگر کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہیں یا اس سے ایذا نہ پائیں گے کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنیٰ کی طرف فوراً متوجہ

نہیں کرتا اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا ء نہ دیں گے قطعاً دیں گے
جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر ــــــ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا ء پانا
نہ تعیّن پر موقوف نہ خاص معنیٔ قبیح نیتِ قائل جاننے پر دلیل ''(الموت الاحمر ص۳۲، ۳۳)

حضرت **محدّث سُورتی** علیہ الرحمہ کے مذکورہ **فتویٰ** میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دہلوی کی تقویت کے شنیع کلمات کو " کلمات توہین و اقوالِ کُفریہ " قرار دینے پر موصوف نے " **کوکبۂ شہابیہ** " کا حوالہ دیا ـــــــــــــــــ یہ صاف بتا رہا ہے کہ حضرت محدث سورتی نے " کوکبۂ شہابیہ " کو دیکھا، پڑھا اس کے مطالب عالیہ تک ان کا دست ادراک رسا ہوا جس میں صدر جواب میں ہے کہ

" حسبِ تصریحات جماہیر فقہائے کرام ان (دہلوی اور اس کے پیرو وہابیہ) پر حکم کفر ثابت " (کوکبۂ شہابیہ ص۱۰)

پھر نقل احکام و تفصیل کلام کے بعد آخر میں یہ اجمال فرمایا ہے کہ

" بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر " (کوکبۂ شہابیہ ص۶۲)

نیز حاشیہ میں ایک " تنبیہ نبیہ " ارشاد فرمائی ہے جس کا شروع ان ہی لفظوں سے ہے کہ

" یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا " (ص۶۱)

پھر امام علیہ رحمۃ المنعام نے اپنے نزدیک جو مسلک محقّق تھا بیان فرمایا ہے کہ

" لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کُفر ہونا اور بات۔ اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ۔ ہم احتیاط برتیں گے ۔ سکوت کریں گے جب تک

ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے ـــــــ

بالجملہ اس طائفہ خائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ماعلیہ ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت[1] پسند کیا" (حاشیہ کوکبۂ شہابیہ ص۱۶)

حاشیہ [1] شرحِ عقائد نسفی ص۱۱۷ میں ہے

وبعضهم اطلق اللعن عليه لما انه كفر حين امر بقتل الحسين (رضى الله تعالىٰ عنه)	بعض علماء نے یزید پر لعنت کا اطلاق کیا اس لیے کہ اس نے کفر کیا جب کہ امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

یہاں تکفیر یزید پلید کی بنا کا رد کرتے ہوئے علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے دوسری سندِ منع میں فرمایا

ولان الامر بقتل الحسين (رضى الله تعالىٰ عنه) لا يوجب الكفر فان قتل غير الانبياء كبيرة عند اهل السنة والجماعة (شرح فقہ اکبر ص۸۷)	سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا موجب کفر نہیں کیونکہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ اور کسی کو قتل کرنا اہلسنّت کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے (کفر نہیں)۔

یوں ہی "نبراس" میں فرمایا

الامر بالقتل معصية لا كفر على قواعد اهل السنة۔ (نبراس شرحِ شرحِ عقائد ص۳۳۱)	قواعد اہلسنّت کے مطابق قتل کا حکم دینا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔

محدّث صاحب قبلہ نے یہ سب کچھ دیکھا، پڑھا اور پھر امام اہلسنّت کا ذکر جمیل اسی فتویٰ میں ان الفاظ سے کیا کہ

"عالم جلیل فاضل نبیل مجدّد مائۃ حاضرہ حضرت مولٰینا مولوی احمد رضا خاں صاحب"۔ (اظہار شریعت ص۶)

یعنی امام اہلسنّت کو نہ صرف عظیم المرتبت صاحب علم و فضل جانا بلکہ ۱۳۱۹ھ ہی میں امام کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸)

نیز یزید پلید کے بدبخت لشکر کی طرف سے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظلوم قتل کیے جانے پر یزید کا راضی اور خوش ہونا جس کو "شرح عقائد نسفی" میں فرمایا

والحق ان رضا یزید بقتل الحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) واستبشارہ بذٰلک واھانۃ اھل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ أحادا۔ (شرح عقائد ص۱۱۷)

اور حق یہ ہے کہ یزیدی مظالم کی ہر ہر روایت اگرچہ متواتر نہیں مگر ان تمام روایات کا جو خلاصہ اور نچوڑ ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر یزید راضی ہوا خوش ہوا اور اہل بیت نبوّت کی توہین کی یہ ضرور متواتر ہے۔

اس پر علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا

الرضا بقتل الحسین لیس بکفر لما سبق من ان قتلہ لا یوجب الخروج عن الایمان بل ھو فسق وخروج عن الطاعۃ

امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہونا کفر نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے گزری کہ قتل کی یہ ناپاک جسارت موجب کُفر نہیں ہاں فسق ہے، نیکی اور

مجدّد مائۃ رابع عشر ہونے کی گواہی دی ـــــــ اس سے صاف ظاہر و واضح ہے کہ امام اہلسنّت قدس سرّہٗ کا مسلک کہ ـــــــ

دہلوی گمراہ ہے کافر فقہی ہے ہاں مسلکِ متکلّمین پر اس کی تکفیر قطعی سے کفِّ لسان ہے ـــــــ اسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹)

الی العصیان ۔

(شرح فقہ اکبر ص۲۰۰)

فرمانبرداری کے دائرے سے باہر نکلنا اور گناہ و نافرمانی کی ناپاک وادی میں قدم رکھنا ہے۔

یوں ہی "نبراس" میں اس پر یوں نظر وارد کی

الرضا والاستبشار انما یکون کفرا اذا کان بالمعصیۃ من حیث ھی معصیۃ واما للعداوۃ الدنیویۃ فلا کما قررہ المحققون ۔

(نبراس شرح شرح عقائد ص۳۳۲)

امام عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل جیسے گناہ پر اس لیے راضی اور خوش ہونا کہ ایسا قتل گناہ ہے نافرمانی ہے یہ ضرور کفر ہے لیکن یہ رضا اور خوشی دنیوی دشمنی کی وجہ سے ہو تو کفر نہیں جیسا کہ محققین کے نزدیک مسلّم ہے ۔

تو معلوم ہوا کہ قتل یا قتل کا حکم یا قتل پر رضا اور خوشی کچھ بھی علی الاطلاق کُفر نہیں ـــــــ ہاں قتل پر اس لیے راضی ہونا کہ وہ گناہ و نافرمانی ہے یا استحلال یعنی قتل کو معاذ اللہ حلال جاننا وغیرہ اُمور کے ساتھ مذکورہ افعال ضرور موجب کُفر ہیں لہٰذا "تحقیق الفتویٰ مترجم" میں علامہ **خیر آبادی** علیہ الرحمہ کی طرف سے جو **یزیدیوں کی تکفیر** مندرج ہے کہ

حضرت محدّث سُورتی علیہ الرحمہ نے حقِّ تحقیق کے موافق پایا تو محض لوجہ اللہ

جذبۂ حق پرستی میں امام اہلسُنّت قدس سرّہٗ سے اتفاق فرمایا ——

—— زید اور اس کے ہمنوا اپنا تیشۂ کور چشم کیا یہاں بھی لے دوڑیں گے؟

اور حضرت محدّث سُورتی کو بھی اپنے مُنہ مَعاذ اللہ کافر کہہ دیں گے؟

اب پاکیزہ گلستان مارہرہ میں گلِ بُوستان علم و معرفت، سلالۂ

خاندانِ شرف و سیادت جناب مُستطاب فضائل مآب حضرت مولینا مولوی

سیّد حُسین حیدر میاں صاحب قبلہ واسطی بلگرامی مارہروی قدس سرّہٗ سے

عطر ارشاد مانگیں —— اور ——

فضائے صداقت میں پھیلا دیں —— تاکہ —— راست دل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۰)

"جیسے کہ اہل شام کے لشکر نے میدان کرب و بلا میں امام اہل اسلام

سیّدنا امام حُسین علیٰ جدّہٖ و علیہ السّلام سے ناحق اُلجھ کر حضرت امام کا خون

بہایا اور اپنے ایمان کی آبرو ضائع کر کے اپنے سر پر ذلت و رسوائی کی

خاک ڈالی اور بدترین کُفّار اور اشقیائے اہل نار میں سے ہوئے۔"

(تحقیق الفتویٰ مترجم ص۲۳۳ ص۲۳۴)

یہ اس بنا پر ہے کہ علّامہ خیر آبادی نے تکفیر کے سلسلے میں فقہائے کرام کا مسلک اپنایا۔

متکلّمین کا مسلک وہی سکوت و کفِّ لسان ہے جیسا کہ امام اہلسُنّت قدس سرّہٗ نے

"کوکبۂ شہابیہ" کے مذکورہ حاشیہ میں فرمایا یعنی متکلّمین محتاطین یزید کو کافر نہیں کہتے اور

مست و بے خود ہوں ــــــــــ اور ــــــــــ نشۂ ظلمت کے مخمور ہوش میں آئیں۔

مولوی سلیمان ساکن پھلواری پٹنہ۔ بہار کے بھائی حکیم ایوب پھلواروی حامی ندوہ نے اپنے "قول فاصل" نامی کتابچہ میں ایک مقام پر تکفیر کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱)

مسلمان بھی نہیں کہتے چنانچہ علامہ علی قاری نے "شرح فقہ اکبر" میں صاحبِ فتح القدیر "امام ابن ہمام[1] علیہ رحمۃ المنعام کا یہ کلام نقل فرمایا

قال ابن همام واختلف فی اکفار یزید قیل نعم۔ (ص۸۸)	امام ابن ہمام نے فرمایا کہ یزید کی تکفیر میں علمائے اہلسنّت کا اختلاف ہے۔ (قول اوّل) بعض نے اس کی تکفیر کا قول کیا۔

اس تکفیر کی بنا امام ابن ہمام علیہ رحمۃ المنعام نے ان بعض صریح کلماتِ کفریہ کو قرار دیا جو یزید پلید کی

---

[1] فتاویٰ رضویہ جلد پنجم حاشیہ میں ہے ــــ "صاحب فتح القدیر امام کمال الدین ابن الہمام اصحاب ترجیح سے ہیں" مختصراً اور متن میں ہے ــــ "امام محقق علی الاطلاق کمال الدین ابن الہمام کی نسبت علماء کی تصریح ہے کہ پایۂ اجتہاد رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان کے بعض معاصر انہیں لائقِ اجتہاد کہتے حالانکہ معاصرت دلیل منافرت ہے۔ ردالمحتار میں ہے قدمنا غیرمرۃ ان الکمال من اهل الترجیح کما افادہ فی قضاء البحر بل صرح بعض معاصریہ بانہ من اهل الاجتهاد۔" (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص۴۷۵) ۱۲ منہ

رُونا رُوتے ہوئے لکھا

" باقی رہے اہلسنّت ان میں مولوی اسمٰعیل و مولانا اسحٰق اور ان کی سے جماعت بھی زمرۂ کفرہ و مضلّین میں داخل کی گئی "

اس پر مواخذہ و مطالبہ کرتے ہوتے سیّد ذی شرف، بزرگ مارہرہ مطہّرہ نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲)

نسبت سے بیان کیے جاتے ہیں اس کے بعد فرمایا

ولعله وجه ما قال الامام احمد رضی الله تعالیٰ عنه بتكفيره لما ثبت عنده نقل تقريره لا لما وقع عنه من الاجتراء على الذرية الطاهرة كالامر بقتل الحسين رضی الله تعالیٰ عنه وما جرى مما ينبو عن سماعه الطبع ويصم لما ذكره السمع كما علل به شارح كلامه فانه ليس على وفق مرامه كما قد مناه فی لعنه وقيل لا اذ لم يثبت لنا

شاید ان موجب کُفر اُمور کی روایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہونچی اسی وجہ سے انہوں نے یزید پلید کو کافر کہا۔ باقی جو جُرأت وجسارت پاک خاندانِ نبوّت کے خلاف یزید سے سرزد ہوئی کہ ظالم نے امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دیا نیز اور بھی جو کُچھ ظلم وستم ہوا جس کے سُننے سے دل ان ظالموں پر نفرین و ملامت کرتے ہیں اور کانوں کو سُننے کا یارا نہیں رہ جاتا یزید کی تکفیر ان باتوں کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے

"قول فاصل" کے ردِّ کامل پر مشتمل اپنی تصنیف "رغم الهازل" میں فرمایا

۱۳۱۴ھ

"کیوں جناب شاہ سلیمان صاحب آپ سے خطاب ہے ذرا نگاہ روبرو

آپ کے نزدیک بھی "صراط مستقیم" و "تقویت الایمان" کا مُصنّف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۳)

عنہ تلك الاسباب الموجبة الی لکفرہ وحقیقة الامر التوقف فیه ومرجع امرہ الی اللہ سبحانه ۔

(شرح فقہ اکبر ص ۸۸)

نہیں کی جیساکہ ان کے کلام کے شارح نے یہی وجہ ٹھہرائی کیونکہ یہ ان کے مقصد کے مطابق نہیں جیساکہ لعن یزید کے سلسلے میں ہم نے پہلے بیان کیا۔ (قول ثانی) اور بعض علماء نے کہا یزید کافر نہیں اس لیے کہ یزید پلید سے وہ اسباب جو اس کے کُفر کو واجب کریں ہم تک پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے۔ (قول ثالث) اور تحقیق بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں توقّف ہو اس سے زبان روکی جائے (کہ اسے نہ کافر کہا جائے نہ مسلمان) اور اس کا معاملہ علمِ الٰہی پر چھوڑا جائے۔

امام اہلسُنّت قدس سرہٗ تکفیر کے سلسلے میں مطلقاً متکلّمین عظام کی اتباع کرتے ہیں اسی لیے آپ نے یہ قول ثالث جو قول تحقیق ہے اختیار فرمایا۔ ۱۲ منہ

سُنّی ہے یا بد مذہب **بد دین** توہین کُنندہ حضور پر نُور سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔ شاہ سلیمٰن صاحب آپ کو چھ مہینے کی مہلت ہے آخر ربیع الآخر ۱۳۱۵ھ تک یا تو صاف اقرار فرمایئے کہ ایسے **بد دین** کو سنّی بتانا "قول فاصل" والے کی بد دینی تھی یا کلمات "صراط مستقیم و تفویۃ الایمان" کو مطابق مذہب اہلسنّت ثابت کر دکھایئے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا اگر حسب عادت سکوت ہی رہا تو صاف ظاہر ہوگا کہ آپ صاحبوں کے دلوں میں بد مذہبی بھری ہے اور بہ تعلیم ناظم صاحب ادعائے سُنّیت تقیہ کی جلوہ گری ہے۔" (رغم الهازل صـ۲۲)

یہ ارشاد فیض بار جو خیر و صلاح کے بیش بہا موتی اور **اسوۂ سلف** کی جلوہ گری اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے **اس** سے اس مقام پر مقصود یہ بتانا ہے کہ حضرت مؤلّف اگر دہلوی کے کُفریات "صراط" و "تفویت" کو التزامی جانتے تو بجائے یہ فرمانے کے کہ

"صراط مستقیم و تفویت الایمان کا مصنّف سُنّی ہے یا بد مذہب بد دین توہین کُنندہ حضور پُر نور سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم۔"

یہ فرماتے کہ

"صراط مستقیم و تفویت الایمان کا مصنّف مسلمان سنّی ہے یا کافر بالیقین؟"

اور بحکم ارشاد قرآن

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ | کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا

اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَھُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ٥ (پ۲۰ ع۱۱) | کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

تصریحِ نفی فتن دائرہ چاہتے ہوئے بجائے یہ اقرار واعتراف طلب کرنے کے کہ

" ایسے بددین کو سُنّی بتانا " قول فاصل " والے کی بددینی تھی "

یہ اقرار واعتراف طلب فرماتے کہ

ایسے کافر بالیقین کو سُنّی بتانا " قول فاصل " والے کا کُفر وارتداد تھا۔

تو معلوم ہوا کہ حضرت بابرکت مولانائے عظیم المرتبت سیّد حُسین حیدر میاں صاحب قبلہ مارہروی قدس سرہٗ نے بھی کُفریاتِ اسماعیل کو لزومی جانا۔

کیا زید اور ہمنوایانِ زید اپنی نجس زبان بے قید یہاں بھی کھول دیں گے؟ اور طیّب وطاہر گُلِ بوستان مارہرہ کے دامن پاکیزہ پر کُفر کا افترا وبہتان جَڑ دیں گے؟

تف تف ______ خدا توفیق دے تو مغویانِ تازہ دیکھیں کہ کیسی بلائے نجاست میں لتھڑے پڑے ہیں ______

______ ان متمسّکان کور دیدہ پر آفت یہ ہے کہ ______

حضرت موصوف مذکور نے اپنی اسی تصنیف لطیف میں وہابیہ کی تکفیر کے سلسلے میں علمائے اہلسنّت عرب وعجم کا صاف اختلاف دکھلایا اور فرمایا

" اسی طرح جن **اکابر دین** نے عرب وعجم میں خوارج وروافض کو باوجود ان کے کلمہ گو ہونے اور ہمارے

قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے کے گمراہ یا کافر کہا اور ان کے
رد کو امر ضروری بتایا اور ان سے بغض رکھنے ان کی
اہانت کرنے کو امر شرعی دینی مانا وہ سب حضرات مخالف
ندوہ کے ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے اسی طرح
وہ سب **حضرات حرمین شریفین** اور ہندوستان کے
جو **وہابیہ کو گمراہ یا کافر** ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے
وہ سب ندوہ کے مخالف ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے" (رغم الهازل ص۱۲)

اور پھر وہابیہ کو کافر کہنے والے حضرات علماء کے حکم و فتویٰ سے وہابیہ کو صرف
گمراہ کہنے کافر نہ کہنے والے حضرات علماء پر حضرت موصوف نے کچھ الزام
نہ مانا اور وہابیہ کو کافر کہنے والے اور صرف گمراہ کہنے والے دونوں گروہ علماء کو
اکابر دین اور **معظمین اہلسنّت** جانا مانا ۔ حتیٰ کہ خاص بحث تکفیر دہلوی میں
"تحقیق الفتویٰ" کا ذکر کیا مگر اس میں مذکور تکفیر کی نسبت **کلمات دہلوی** کی
طرف کی **دہلوی** کی طرف نہیں کی فرماتے ہیں

"مولوی اسماعیل کی کتاب "تفویت الایمان" وغیرہ کا حال
تو یہ ہے کہ خاص دہلی میں خود مولوی اسمٰعیل کی حیات و زمانہ میں جناب
مولانا مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی نے کتاب "تحقیق الفتویٰ"

تصنیف فرمائی جس میں مولوی اسماعیل کے ان **کلماتِ کفریہ** کا **کفر** ثابت کیا "۔ (رغم الہازل صـ۲۲)

اس سے کفریات دہلوی کا لزومی اور متبیّن فی الکفر ہونا صاف عیاں ہے ـــــ اللہ تعالیٰ ان اساطینِ امت بزرگانِ ملّت پر رحمت ونور کی بارش فرمائے جن کے مبارک کلماتِ طیّبات آج بھی اہل ایمان کو اطمینان وجلا بخشتے اور گم گشتگان راہ کو سچائی اور سلامتی کی منزل کا پتہ دیتے ہیں۔ اٰمین بجاہ النبیّ الامین صلّی اللہ تعالیٰ وبارك وسلّم علیه وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ اجمعین وبھم ولھم وفیھم ومعھم علینا الیٰ یوم الدین۔

جو ایمان وسُنّیت کو عزیز، حساب وقیامت کو قریب اور نجات آخرت کو پیارا جانے۔ شنیع تجسّس احتمال واعتراض کفر مآل سے دور ونفور ہو اور اتباع اہلسُنّت کرے اور اساطین واسلاف اہلسُنّت کے قدموں سے لپٹ رہنے کو بھلا جانے ورنہ اس **جرم شنیع** یعنی مسلمان کو کافر کہنے پر **ظواہر احادیث صحیحہ** کا جو ارشاد ہے اور **فقہائے کرام** کا جو **حُکم وفتویٰ** ہے معلوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں ہے

ـــ " جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے **ظواہر احادیثِ صحیحہ** کی بنا پر وہ خود کافر ہے۔ امام مالک واحمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی واللفظ لمسلم حضور اقدس سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہِ وسلّم

فرماتے ہیں

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔	یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر، ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما۔	جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذٰلک الاحار علیہ ولا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذٰلک۔	جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کُفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر اُلٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔

ھٰذا مختصراً۔

امام ابن حبان اپنی صحیح مسمّٰی بالتقاسیم والانواع میں بسند صحیح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ما اکفر رجل رجلا قط الا باء بھا احدھما ان کان کافرا والا کفر بتکفیرہ۔

یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔

وجہ اس پلٹنے کی جس طرح ارباب قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے ع

ترک وہندو درمن آں بیند کہ اوست

المرء یقیس علی نفسہ۔ جب اس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقۃً یہ اوصاف ذمیمہ اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اس آئینہ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اس کریہ بدنما شکل کو آئینہ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس لوث وغبار سے صاف ومنزہ ہے۔

بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامہ علمائے بلخ وبعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم احادیث مذکورہ پر نظر فرما کر اس حکم کو یوں ہی

مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں۔

سیدی اسمٰعیل نابلسی شرح درر وغرر مولیٰ خسرو میں فرماتے ہیں

لوقال لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ھذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ الخ ملخصاً۔

رسالہ علامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں ہے

فرجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم۔

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے

وینبغی ان لایکفر علیٰ قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخارا۔

اور مذہب صحیح ومعتمد ومرجح فقہائے کرام تفصیل ہے کہ اگر بطور سبّ ودشنام بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بے باکوں بے قیدوں کو خرِ بے لجام و سگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہوجائے گا۔

فتاویٰ ذخیرہ وفصول عمادی وشرح درر وغرر وشرح نقایہ برجندی وشرح نقایہ قہستانی ونہر الفائق وشرح وہبانیہ علامہ عبدالبر ودرمختار وحدیقہ ندیہ وجواہر اخلاطی وفتاوے علمگیری وردالمحتار وغیرہا کتب معتمدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب مختار ومختار للفتویٰ ومفتیٰ بہ ہے۔

علما فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔" مختصراً (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۳۰۸، ۳۰۹)

ظالم کس پر کُفر کا بہتان اٹھا رہے ہیں اس پر جس کے نہ صرف مسلمان سُنّی صحیح العقیدہ ہونے بلکہ امام اہلسُنّت اور مجدّد دین وملّت ہونے پر علما ومشایخ عرب وعجم کی گواہیاں موجود ہیں ــــــــ علّامہ قاضی عبدالوحید فردوسی باوجودیکہ شاگرد نہیں، مرید نہیں، معاصر ہیں والمعاصرۃ وجہ المنافرۃ مگر "سل السیوف" پر اپنی تمہید سدید میں کس وارفتگی اور شیفتگی سے امام ممدوح کا تذکرہ کرتے ہیں فرماتے ہیں

" اب ہم بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک مختصر رسالہ حضرت عالم اہلسُنّت افضل المحقّقین جناب مولٰینا مولوی محمّد احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی مدّظلہ العالی کا شائع کرتے ہیں جس سے میاں اسمٰعیل دہلوی سنّی ندوہ کا ضال وگمراہ وبددین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور نیز ہر شخص پر یہ بھی بیّن ومبین ہے کہ ندوی صاحبوں نے جو باتباع نیچریہ اہلسُنّت کی نسبت تہمتِ تکفیر تکفیر کی رَٹ لگائی ہے کس قدر دروغ بے فروغ ہے۔

ان دونوں امر کے ثبوت عظیم کو حضرت ممدوح کا رسالہ " سُبحٰن السُّبّوح عن عیب کذب مقبوح" ۱۳۰۷ھ ہی کافی ووافی تھا جو ندوے کی پیدائش سے کئی سال پہلے شائع ہو چکا مخالفین کی طرف سے برسوں جواب جواب کا شور رہا

بفضلہٖ تعالیٰ اب تک نہ ہو سکا نہ بعونہٖ تعالیٰ قیامت تک ہو۔

اس کی تنزیہ سوم میں ان سنی ندوہ میاں اسمٰعیل دہلوی کی بد دینیاں اس روشن ثبوت سے واضح کیں جو بشرط انصاف کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں ——— اور خاتمہ میں بآنکہ صرف ایک مسئلۂ امکان کذب میں اس علیہ ما علیہ پر پچھتّر وجہ[۵۱] سے لزوم کفر ثابت کیا اور متبعون پر تین اور بڑھا کر اٹھتّر[۵۲] کا مژدہ دیا مگر صہ ۹۰[۵۳] پر صاف ارشاد فرما دیا ـ بالجملہ آفتاب روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ایک مذہب علمائے دین پر یہ امام و مقتدی سب کے سب

حاشیہ ۵۱ دہلوی کے کفریات کا ستّر پچھتّر میں حصر نہیں۔ چنانچہ "کوکبۂ شہابیہ" میں تذییل جلیل کے ذیلی عنوان سے امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے فرمایا

" یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اس کے امام کے کفری اقوال اور ان پر کتبِ ائمۂ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے جن کا شمار بظاہر ستّر کفریات تک پہونچا اور حقیقۃً دیکھیے تو بیشمار ہیں ——— یہ ستّر کیا ان میں سے جس ایک کو چاہیے ستّر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ ستّر کہیے خواہ ستّر ہزار کفریات ٹھہرائیے " مختصراً (کوکبۂ شہابیہ صہ ۵۸) ۱۲ منہ

حاشیہ ۵۲ اٹھتّرویں وجہ میں امام اہلسنّت قدس سرہ نے فرمایا

" الحمد للہ کہ علمائے اہلسنّت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے پاک نرالے اور

۵۳ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صہ ۲۷۲ - ۱۲ منہ

نہ ایک دو کفر بلکہ صدہا کفر سراپا کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

۔۔۔۔ اسی قدر ان کے خسار و بوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمہ محققین و علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں اور یہی صواب ہے

وبہ یفتی وعلیہ الفتویٰ "

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳)

ان کے بہتانی خیالوں، شیطانی ضلالوں پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے (ہیں)
مگر ان کی قوت واہمہ نے جو انہیں امام الطائفہ کے ترکہ میں ملی ائمہ متقدمین میں کچھ علما ایسے تراشے جو کذبِ الٰہی کے جواز وقوعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوئے"

(فتاویٰ رضویہ ششم ص۲۷۱)

دیوبندیہ جب تک وقوع کذب کے قائل نہ ہوئے تھے صرف امکان کذب ماننے کی گمراہی و گندگی میں ملوث ہوئے تھے کذب کے امکان وقوعی اور وقوع سے اپنی برأت ظاہر کرتے تھے مگر اپنے امکان کذب ماننے پر بعض علمائے اہلسنّت سے جو جواز خلف وعید کے قائل ہیں دلیل لاتے تھے لیکن وہ علماء، خلف وعید کا صرف امکان ذاتی نہیں بلکہ امکانِ وقوعی بلکہ وقوع مانتے ہیں اور ان حضرات کے قول جواز خلف وعید کو دیوبندیہ کے عقیدۂ امکان کذب سے ذرہ برابر کا بھی واسطہ نہیں۔

اب دیوبندیہ جب اپنے عقیدۂ امکان کذب پر ان حضرات علماء کے قول جواز خلف وعید سے دلیل لائے اور وہ حضرات خلف وعید کا جواز وقوعی بلکہ وقوع مانتے ہیں تو لازم آیا کہ دیوبندیہ نے کذب کا جواز وقوعی بلکہ وقوع جو کفر خالص اور ارتداد یقینی ہے ان حضراتِ

اور ص۸ پر فرمایا

"حاشَ لِلّٰہ حاشَ لِلّٰہ ہزار ہزار بار حاشَ لِلّٰہ میں ہرگز

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۴)

علمائے اہلسنّت کی طرف منسوب کیا اور وہ حضرات بحمدہٖ تعالیٰ اس کفرِ یقینی سے یقیناً پاک و صاف ہیں تو وہ جنہیں کذب کے امکان و قوعی بلکہ وقوع جیسے کفرِ یقینی کا قائل ماننا دیوبندیہ پر **لازم** آیا وہ ان دیوبندیوں کے وہم ہی میں موجود ہوئے ——— اسی کو امام اہلسنّت نے فرمایا

"وہ تراشیدہ علماء ساختہ ائمہ (جن کا ان جہال کے وہم وخیال کے سوا کہیں وجود نہیں) قطعاً اجماعاً کافر مرتد تھے، اب انھوں نے ان وہمی موجودوں یقینی مرتدوں کو کافر نہ جانا بلکہ مشایخ دین وعلمائے معتمدین مانا تو خود ان پر کفر وارتداد لازم آنے میں کیا کلام رہا کہ جو کسی منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ کہے آپ کافر ہے" (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص۲۷۱)

وجہ لزوم وہی ہے کہ دیوبندیہ نے ان وہمی موجودوں کو مشایخ دین وعلمائے معتمدین ماننے کا اگرچہ **التزام** کیا مگر ان کی طرف کفر وارتداد یقینی یعنی کذب کے جواز وقوعی یا وقوع کے انتساب کا **التزام نہیں** کیا۔ ہاں یہ انتساب ان کے عقیدۂ امکان کذب پر جوازِ خلفِ وعید سے استناد کرنے کی وجہ سے ان پر **لازم** ضرور ہے۔

اس انتساب کا التزام بھی اگر دیوبندیہ سے اس وقت پایا جاتا تو دیوبندیہ اسی وقت لزومِ کفر نہیں بلکہ التزامِ کفر سے حصہ پاتے اور بحکم مَنْ شَکَّ قطعی یقینی اجماعی کافر قرار پاتے۔

لہ فتاویٰ رضویہ ششم ص۲۶۵ - ۱۲ منہ

ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو
تو ابھی تک[لہ] مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں
شک نہیں اور امام الطائفہ کے کُفر پر بھی حکم نہیں کرتا"
اگر یہ کتاب مستطاب خلقت ندوہ کے بعد شائع ہوتی تو بحکم المرءِ یقیس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵)
جیساکہ بعد کو ان کے قطعی یقینی کُفریات ظاہر ہوئے تو یہ قطعی یقینی اجماعی کافر قرار پائے۔ ۱۲ منہ

حاشیہ لہ ابھی تک پر "سُبحٰن السُّبُّوح" مطبوعہ مطبع اہلسُنّت وجماعت بریلی باہتمام واشاعت حضرت صدر الشریعہ مولٰینا امجد علی رضوی علیہ رحمۃ العلی میں صـ ۱۱۳ پر یہ کشّاف حقیقت حاشیہ مطبوع ہے کہ

"ابھی تک کی قید بحمد اللہ تعالیٰ کس قدر مفید وبامعنیٰ واقع ہوئی ان مدعیٔ جدید یعنی جناب مولوی گنگوہی وملّا انبہٹی صاحبان مع ذریات کے وہ اقوال **ظاہر** ہوئے کہ جناب اسمٰعیل دہلوی کو بھی ان کے آگے کفریات بکنے کا موقع نہ رہا اس پر تو کفر **لازم** ہی ہوا تھا ان صاحبوں نے دل کھول کر مونھ بھر کر وہ **صریح یقینی قطعی کُفر** بکے جن پر تمام اکابر علمائے حرمین شریفین نے فتویٰ دیا کہ جو شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
اس کا بیان کتاب مبارک "حسام الحرمین" وکتاب مبارک "تمہید ایمان بآیاتِ قرآن" مع مواہیر علمائے حرمین شریفین میں ملاحظہ ہو"۔ ۱۲ منہ

علی نفسہ ندویوں کو گمان ہوتا کہ ہمارے اعتراضات پر یہ کلمات زائد فرمائے ہیں مگر الحمد للہ کہ یہ نوخیز انجمن اس وقت تک اپنی ماں کے پیٹ میں بھی نہ پڑی تھی یہ لوگ جن کی تکفیر کا افترا حضرات ندویہ نے علمائے اہلسنّت پر باندھا ان میں سب سے بدتر و اشنع حال پر اسمٰعیل دہلوی ہے جب اس کی نسبت ان علمائے کرام کی یہ تصریحات تو اوروں کے باب میں اس تہمت ملعونہ کی کیا گنجائش ہے۔"

(صدر سل السیوف مطبع اہلسنّت پریس پیلی بھیت میں مطبوع "تمہید سدید" ص۳ ۴)

نیز یہی **قاضی صاحب** اپنی تصنیف "**صمصام سُنّیت بگلوئے نجدیت**" ۱۶ ۱۳ ص۴۳ میں اپنے مخالف سے فرماتے ہیں

"میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم بہت دقت پیش آئے گی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا "سُبحٰن السبّوح" سے استعانت کیجیے وہ ارشاد فرمادے گا کہ یہ سب مسائل کیونکر ماجاء بہ (النبیّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) میں داخل اور شرع مطہر میں کس کس طرح ان پر اقامت دلائل ہے۔"

جسے علم سے واقعی لگاؤ ہے وہ جانتا ہے کہ یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جس نے **امام اہلسنّت** کو علم و دین کا دریائے موّاج پایا اور اس دریا میں شناوری کی ہو یہی **قاضی صاحب** ندوہ شکن، ندوی فگن اپنے ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" میں امام اہلسنّت قدس سرہ کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں

"مجدّد مائۃ حاضرہ ناصر ملّت طاہرہ عالم اہلسُنّت اعلیحضرت مولٰینا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ادام اللہ تعالیٰ فیضہ القوی"

(تحفہ حنفیہ جلد۱۱ پرچہ ۲ صفر ۱۳۲۵ھ مطبوعہ مطبع حنفیہ بخشی محلہ پٹنہ)

نیز علمائے حرمین شریفین نے قبل ملاقات ۱۳۱۷ھ میں رَدِّ ندوہ میں امام اہلسُنّت قدس سرّہ کے فتاوے دیکھے جس میں نیچریہ اور روافض تبرائیانِ زمانہ کی تکفیر اور وہابیہ کی تضلیل تھی تو ان پر تصدیق کرتے ہوئے امام ممدوح کو کن کن مدائحِ جلیلہ سے یاد فرمایا اسے دیکھیے

"مذہب اہلسُنّت وجماعت کی نصرت ویاوری اور مذہب اہل زیغ و کفر وضلالت کی پردہ دری کی طرف دائی ــ فاضل رفیع القدر محکم قدم سردار فاضل ـ علامۂ کامل ــــ اس تحریر میں تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ــــ مصنّف کی خوبی اللہ کے لیے ہے۔ کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے ــــ عالم علّامہ ہے ــ فاضل فہّامہ ہے ــــ راسخ العلم ہے ــ عمائد میں ایسا ہے جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ ــ بے نظیر علّامہ ہے ــــ بلند ہمت، صاحب مجدِ ہے ــــ اللہ کے لیے ہے اس کی نکوئی ــــ کثیر العلم، عزیز الفہم، تیز ذہن، علوم کا کمال ماہر، علم کو حسن دینے والا، روشن خاطر ہے ــــ عمدگان اخیار کا پیشوا ہے ــــ اس کا قصد صرف

مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہ ہدایت کا دکھانا ہے ـــــــ بڑے علم عظیم والا فاضل ہے۔ تمام محققین کا جس پر اعتماد ہے۔ اہل علم ویقین میں انتخاب ہے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اس کی تعریف کروں اور مجھ جیسا ایسے عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے ـــــــ ثریا تک ہاتھ کیونکر پہونچے ـــــ جلیل، مشہور، فاضل، پیشوائے اخیار ہے ـــــ حبر فہامہ پرہیزگار ستھرا، عالم عامل، فاضل کامل، ادیب عاقل، حسب نسب والا تمام علوم منطوق ومفہوم کا جامع ـــــ شریعت روشن کا زندہ کرنے والا۔ طریقت پسندیدہ کو قوت دینے والا ـــــ سعید فرشتہ، یکتا آسمان ـــــ چراغ زماں ـــــ عالم کثیر الفہم" ـــــ (فتاوی الحرمین مترجم ص۲۰)

اور جب **قادیانیہ دیوبندیہ** کی تکفیر قطعی کلامی پر مشتمل **المُستَنَد المُعتَمَد بناءُ نجاۃ الابد** کا حصہ ان علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش ہوا تو اس کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے ان حضرات نے **امام اہلسنت** کے متعلق کیا ارشاد فرمایا۔ اسے دیکھیے

"ـــــ علامہ[۱] کامل، استاذ ماہر جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے ـــــــ باریکیوں[۲] کا خزانہ ـــــــ فضائل[۳] کا دریا، علمائے عمائد کی آنکھوں کی

---

[۱] تقریظ ۱ حضرت مولینا سعید بابصیل علیہ الرحمہ [۲] تقریظ ۲ حضرت مولینا ابوالخیر مرداد علیہ الرحمہ
[۳] تقریظ ۳ حضرت مولینا شیخ صالح کمال علیہ الرحمہ۔

ٹھنڈک، زمانے کی برکت ——— وہابیہ[1] کی گردن پر تیغ براں، ہمارا سردار، ہمارا پیشوا ——— دریائے[2] زخار۔ بحر ناپید اکنار۔ ہمارا مولیٰ ——— یکتائے[3] زمانہ مولانا حضرت احمد رضا خاں، وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکّہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علماء اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا **مجدّد** ہے تو البتہ حق و صحیح ہے ——— بیشک[4] مجھ پر اللہ کا احسان ہوا کہ میں حضرت سے ملا ۔ میں نے ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نور سے حق روشن ہوا تو ان کی محبّت میرے دل میں جم گئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے ۔ میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد بند کیے گیے۔ علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ——— عربیت و حساب کا

---

[1] تقریظ ۴ حضرت مولینا علی بن صدیق کمال علیہ الرحمہ ۔ [2] تقریظ ۵ حضرت مولینا عبد الحق الہ آبادی مہاجر علیہ الرحمہ

[3] تقریظ ۶ حضرت مولینا سید اسمٰعیل علیہ الرحمہ ۔ [4] تقریظ ۷ حضرت مولینا سید ابو الحسین مرزوقی علیہ الرحمہ

ماہر، منطق کا دریا، علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا ــــــ

اسؒ فتنوں کے زمانے میں دین متین کا زندہ کرنے والا، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث، علمائے مشاہیر کا سردار، دین اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، بڑی مبارک گھڑی تھی جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے ان کے آفتاب سعادت سے برکت حاصل کرنے کا موقع ملا ــــــ

مسلمانوںؒ کا یاور، راہ یابوں کا نگہبان، حجتوں کی تیغ براں سے بیدینوں کی زبانیں کاٹنے والا

وہ معزز کہ ہے تقویٰ کی صفا وصفوت ۔۔۔ جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال ۔۔۔ خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت

اللہؒ کا خاص بندہ، مخالفان دین کا دفع کرنے والا، جس کے لیے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے ــــ بے نظیر ہے ــــ میرے سردار میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی ــــ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے ــــ اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے۔

۱؎ تقریظ ۹ حضرت مولینا عابد حسین علیہ الرحمہ ۔۔۔ ۲؎ تقریظ ۱۰ حضرت مولینا علی بن حسین علیہ الرحمہ

۳؎ تقریظ ۱۳ حضرت مولینا عبد الرحمٰن دہان علیہ الرحمہ۔

حق[ا] و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں کی گردنیں قطع کرنے پر قائم ــــ پچھلوں کا معتقد، اگلوں کا قدم بہ قدم ـــــــــــــ اللہ تعالیٰ[۲] نے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اسے خدمت شریعت کی توفیق بخشی اور نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے[۳] ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ ان حافظان شریعت، اعلیٰ درجہ کے کامل علماء میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں ـــــــــــــ اللہ تعالیٰ[۳] امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کا نفع ہمیشہ رکھے ـــــ"

اختصاراً (تمہید ایمان مع حسام الحرمین کے ساتھ مطبوعہ "خلاصۂ فوائد فتویٰ"، زیر عنوان گلبن اول ص ۵۲ تا ۵۷)

یہ اور وہ تمام **علماء و مشائخ عرب و عجم** جو **امام اہلسنّت** قدس سرّہٗ کو **مسلمان** جانتے، **پیشوائے اسلام** و مسلمین مانتے ہیں زید انہیں کیا کہے گا اور کہے نہ کہے اس کے قول مردود سے لازم تو ہے ہی کہ یہ سب حضرات عالی رتبہ اس کے نزدیک معاذاللہ کافر ہوں۔ مسلمان اتنے ہی سے اس قول مردود کی **شناعت ضلالت و کفریت** کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اللہ اللہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے مظہر زمین طیّبین کے

---

[۱] تقریظ ۱۵ حضرت مولینا شیخ احمد امدادی علیہ الرحمہ [۲] تقریظ ۲۵ حضرت مولینا سید محمد سعید علیہ الرحمہ

[۳] تقریظ حضرت مولینا شیخ محمد بن موسیٰ خیاری علیہ الرحمہ۔

علمائے اہلسنّت رحمہم اللہ تعالیٰ جن کی طرف سے کسی کی مدح سرائی دینی فضل وشرف کے پیش نظر ہی ہوتی ہو وہ حضرات بلند رفعت تو ایسی عظیم وجلیل تعریفوں سے امام اہلسنّت کو سراہیں اور آج جسے ان کے سامنے طفل مکتب کی بھی حیثیت نہیں مدعیٔ اسلام وسنّیت ہوکر کفر کی نجاست لے کر امام اہلسنّت کے مسلک مختار متکلمین پر یوں موںھ آئے اسے علامات قیامت میں سے ایک علامت کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

فضل الٰہی ورسالت پناہی نے جسے امام اہلسنّت مجدّد دین وملّت عظیم البرکت نادر الوجود نائب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا اس پر یہ جرائت؟ یہ جسارت؟

الحذر الحذر ثم الحذر

؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ نیکاں برد

جنھیں مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وارثوں کی سچّی محبت نصیب ہوتی ہے ظلمت انہیں اپنا لقمہ نہیں بنانے پاتی اور مشکوۃ نبوت سے ان وارثوں کے واسطے سے جو نور ان کے دلوں میں جلوہ گر ہوتا ہے ان کی زبان سے یوں گویا ہوتا ہے

"وہ اجلۂ اکابر بندگانِ خدا کہ بفضلہٖ تعالیٰ لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں جو ان مرتدین کے جیتے جی ان کو کافر ومرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں انھوں نے مُردہ دہلوی کی تکفیر سے کفّ لسان فرمایا۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولیٰ عزوجلّ کی

بیشمار رحمتیں، کیا خوب فرمایا کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے نہ کہ مردوں کا۔ فعل اللہ

بھشام کذا وکذا۔ اگر دہلوی کی عبارت بھی متعین ہوتی تو اس مرے ہوئے کا

کیا خوف تھا کہ اس کی تکفیر قطعی کلامی سے کف لسان فرماتے "۔ (الموت الاحمر ص۳)

اللہ ایمان والوں کا والی مسلمانوں کو ہر کفر و گمراہی اور فتنہ کی تاریکی سے دور کرے، دور رکھے اور

ایمان و سنیت پر خاتمہ نصیب کرے آمین بجاہ حبیبہ الامین المکین صلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک

علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وحزبہ وابنہ اجمعین وعلینا معھم وفیھم وبھم ولھم الیٰ یوم الدین والحمد

للہ رب العلمین ۰

الفقیر محمد کوثر حسن السنی الحنفی القادری

الرضوی غفرلہ

۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ روز شنبہ مطابق ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء

تصدیقات علمائے اہلسنت

(۱) ۷۸۶/۹۲ بفضلہ تعالیٰ فاضل مجیب کا جواب صحیح وصواب اور دافع ارتیاب ہے فاضل مجیب نے اپنی تحریر "تحقیق جمیل" میں حق تحقیق ادا کرکے معترضین کے اعتراضات کے تار و پود بکھیر کر رکھدیے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد قدرت اللہ الرضوی غفرلہ

صدرالمدرسین دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا بکھرا۔ کبیرنگر۔ یوپی۔ ۲ر ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ۔

(۲) ۷۸۶/۹۲ ذی جاہ عزت پناہ حضرت شاہ علامہ ومولینا کوثر حسن صاحب قبلہ زیدجبہ،

السلام علیکم

بعد استمزاج عرض ہے کہ بندۂ ناچیز نے آپ کی تالیف مسمّٰی بہ "تحقیق جمیل درلزوم کفر اسمٰعیل" کا

مطالعہ کیا بحمدہٖ تعالیٰ نہایت خوب پایا رأیت الکتاب المستطاب فوجد تہا علیٰ وجہ الصواب واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

خواجہ مظفر حسین۔ فیض آباد (شیخ المعقولات مصنفِ کتاب "ٹی وی کی تحقیق")

(۳) الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب۔ عبید المصطفیٰ فقیر محمد اشرف رضا قادری خادم الافتاء والقضاء ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر۔ دار العلوم حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی ۵ ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ۔

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولوی اسماعیل دہلوی کے مشہور خلاف شرع اقوال فی نفسہٖ کفر التزامی ہر گز نہیں ہاں کفر لزومی ضرور ہیں جیسا کہ فقیر نے اپنی مطبوعہ تصنیف "اہل قبلہ کی تکفیر" میں روشن کر دیا ہے۔ یوں ہی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے اس کی تکفیر کلامی محض اس کے انکار شفاعت کی وجہ سے نہیں فرمائی ہے۔ فاضل مجیب حضرت مفتی محمد کوثر حسن صاحب نے اس کھلی حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے انہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور ان سے اسی طرح اپنے دین متین کی خدمت لیتا رہے۔ آمین

استفتاء میں جس " زید " کا تذکرہ ہے مجیب موصوف نے بہت ہی مدلل انداز میں اس کی خبر گیری کی ہے اور کھلی حقیقت کو مزید کھول کھول کر سمجھا دیا ہے ـــــ مگر اس کے باوجود مجھے اس کے ہدایت یاب ہونے کی امید نہیں معلوم ہوتی۔ پھر بھی دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے ـــــ لیکن اس کے بعد بھی اس کے مقدر میں ہدایت نہیں، تو نہ ہو۔ دوسرے بہت سے حضرات کے لیے یہ رسالہ "تحقیق جمیل در لزدم کفر اسماعیل" ان شاء اللہ ضرور باعث ہدایت ورفع خلجان ہو گا۔

فقیر محمد مطیع الرحمٰن رضوی غفرلہٗ

۲ ر ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

۷۸۶

برق تابندہ

از

حضرت مولانا غلام رسول صاحب نوری

محرر

نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام بہریا۔ ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور

(یوپی)۔ ۲۷۱۶۰۴

بِسمِہٖ تعالیٰ وَبِحمدِہٖ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ اسلام مسئلہ ذیل میں کہ الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ۱۱۴ پر ایک عرض ہے۔ "اسمٰعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیئے" جسکا جواب فاضل بریلوی نے یوں دیا ہے "میرا مسلک ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں"۔ جواب کا یہ جملہ کہ "خود کہیں گے نہیں" پر مفتی اعظم نے حاشیہ لگایا ہے کہ "اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے ہم اہلسنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی"۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں کیا فرق ہے واضح کریں دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کے وہ کون سے کفریہ جملے ہیں جس کی تاویل فاضل بریلوی نے کی ہے اور اس تاویل کی بنا پر تکفیر سے زبان و قلم کو روکا ہے؟

مثال کے طور پر میں پوچھتا ہوں اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے "ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔ بتائیں کہ اس کفریہ قول بدتر از بول کی فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے؟۔ "نماز میں خیال گاؤ خر میں ڈوبنا خیال نبی میں ڈوبنے سے ہے"۔ بتائیں کہ فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے؟ اسی طرح کے کفریہ جملے تقویۃ الایمان میں بھرے پڑے ہیں ان کی تاویلات کیا کی گئی ہیں واضح کریں ــــ الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ زید ابن لصیت منافق نے کہا کہ حضور غیب کی خبر کیا جانیں؟ اس پر آیت کریمہ نازل ہوتی ہے قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَہْزِءُوْنَ لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ آگے چند سطور بعد فرماتے ہیں یہاں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو مطلقاً غیب کا منکر ہو وہ کافر ہو گیا جو لفظ اس منافق نے کہے جسے قرآن عظیم نے فرمایا تو بہانے نہ بنا تو کافر ہو چکا یہی تو تھا کہ رسول غیب کیا جانے بعینہ یہی تقویۃ الایمان میں لکھا کہ "غیب کی باتیں اللہ جانے رسول کو کیا خبر"۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ زید ابن لصیت نے مطلقاً غیب کا انکار کیا تو قرآن نے اس کو کافر گردانا اس کا کفر کفرِ قطعی اور وہ کافرِ قطعی قرار پایا بعینہ زید ابن لصیت کی طرح اسماعیل نے بھی لکھا تو دونوں کا کفر برابر ہوا یا نہیں؟ ہوا اور یقیناً ہوا تو اسماعیل بھی کافر ہوا یا نہیں؟ ہوا اور بیشک ہوا تو ایسے کھلم کھلا کافر کو کافر کہنے سے کف لسان کرنا چہ معنیٰ دارد؟

یا پھر اسماعیل کے مذکورہ جملے میں بھی فاضل بریلوی نے کوئی تاویل کی ہے اگر کی ہے تو بتائیں کہ کیا تاویل کی ہے اور اگر نہیں تو کافر نہ مان کر خود کیا ٹھہرے ؟۔ الملفوظ حصہ سوم ص۴ پر فرماتے ہیں کہ "مطلقاً علم غیب کا منکر کافر ہے کہ وہ سرے ہی سے نبوت کا منکر ہے۔ نبوت کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو۔"

سوال یہ ہے کہ مطلقاً علم غیب کا انکار جب سرے ہی سے نبوت کا انکار ٹھہرا تو اسماعیل دہلوی سرے ہی سے نبوت کا منکر نہیں ٹھہرا ؟ ٹھہرا اور بے شک ٹھہرا تو پھر فاضلِ بریلوی کا کفِ لسان کیا معنیٰ رکھتا ہے ایک منکر نبوت کو کافر نہ مان کر خود کیا ہوئے ؟ جبکہ ایک بات اور بھی غور طلب ہے کہ فاضل بریلوی سے تقریباً ۴۰ رسال قبل ہی علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے اسماعیل پر کفر کا فتویٰ دے دیا تھا اسی فتویٰ میں یہ بھی لکھا کہ جو اس کے کفر میں شک و تردد لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ علامہ فضل حق کے فتویٰ کی رُو سے فاضل بریلوی کیا ٹھہرتے ہیں ؟ غیر جانبدارانہ طور پر حکم شرعی بیان کریں۔ منطقی فلسفی بحث سے گریز کریں اور سیدھے سادے الفاظ میں ہی جواب دیں تاکہ عام مسلمانوں کو بھی سمجھنے کا بھرپور موقع ملے۔ بینوا و توجروا

المستفتی احقر غلام اشرف اشرفی غفرلہ
امام غوثیہ مسجد چمپنی ٹیکرا
عمرواڑہ سورت ۲
گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ الفخیم

الجواب

ظاہر میں احتمال بعید اور نص میں احتمال ابعد کی گنجائش ہوتی ہے ـــــــ مفسر میں کسی طرح کے احتمال کی گنجائش نہیں ہوتی ـــــــ علامہ سعدالدین تفتازانی علیہ الرحمۃ الربانی "تلویح" شرح "تنقیح وتوضیح" ص۳۳۶ میں فرماتے ہیں

"الظاہر یحتمل غیر المراد احتمالا بعیدا والنص یحتملہ احتمالا ابعد دون المفسر لانہ لا یحتمل غیر المراد اصلا"

پھر ظاہر و نص کی قطعیت کے باب میں اختلاف اقوال پر محاکمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"والحق ان کلا منہما قد یفید القطع وھو الاصل وقد یفید الظن وھو ما اذا کان احتمال غیر المراد مما یعضدہ دلیل" ـــــ (تلویح ص۳۳۹)

الموت الاحمر ص۲۷ میں فرمایا

"تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی منتھی السؤل وفصول البدائع وغیرھا ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجریداً اس پر بھی اطلاق ہے۔ قول علماء لا یقبل التاویل فی الضروری میں ضروریہی مراد کہ ضروری میں غیر متعذر یہی معنی تاویل متعین میں متعین ورنہ متعین نہ ہو

ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن"۔

پھر حاشیہ الموت الاحمر ص۳۱ میں فرمایا

"تقسیم تاویل کبھی یوں کی جاتی ہے کہ دلیل سے ہو تو صحیح اور شبہ سے تو فاسد اور بزور زبان تو استہزاء ـــــ زرقانی علی المواہب مقصد عبادات میں ان تینوں صورتوں کا بیان فرمایا کہ

حمل الظاھر علی المحمل المرجوح ان کان لدلیل فصحیح او لشبھۃ ففاسد اولا لشئ فلعب لا تاویل"۔ مختصراً

دہلوی کے کلمات سے مسلمانوں کے قلوب کا زخمی ہونا ظہور و تبادر معنیٰ کفر و توہین کا اثر ہے نہ کہ دلیل تعین و نفی احتمال راسًا ـــــ کوئی جاہل ہی اس سے راسًا نفی احتمال اور تعین پر احتجاج کرے گا ـــــ امام اہلسنت قدس سرہٗ نے ۱۳۱۲ھ میں دہلوی کے قول گاؤخر کا شدید رد کرتے ہوئے فرمایا

"مسلمانو مسلمانو خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو۔ مسلمانو للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے حاش للہ ـــــ اس (دہلوی) نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام کے لفظ لکھ دیے ۔ اس خبیث بددین (دہلوی) نے جو ہمارے عزت والے رسول دوجہاں بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ **لعنتی کلمات** لکھے

انہوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اسے اپنے سچے پکے اسلامی گروہ میں کیوں کر داخل کر سکتے ہیں۔" مختصراً

(کوکبۂ شہابیہ ص ۳۳،۳۰)

پھر ۱۳۲۰ھ میں دیوبندیہ کی تکفیر قطعی کلامی کے گیارہ سال بعد ۱۳۳۱ھ میں جب دیوبندیہ نے براہِ مکر ایک فریبی سوال گڑھ کر بھیجا تو جواب میں امام اہلسنت قدس سرہٗ نے فرمایا

"صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا نافی۔ محققِ حیث اطلق نے فتح میں فرمایا ما غلب استعمالہ فی معنی بحیث یتبادر حقیقۃ او مجازا صریح فان لم یستعمل فی غیرہ فاولی بالصراحۃ۔ ہدایہ میں ارشاد ہوا انت طالق لا یفتقر الی النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لانہ خلاف الظاہر ویدین فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ لانہ نوی ما یحتملہ۔ بہت فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی ولہٰذا امثال اسماعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل کوکبۂ شہابیہ سے روشن اور تحقیق اشتراط مفسر ہے یہی مسلک متکلمین اور یہی مختار و معتبر ہے۔" (الموت الاحمر ص ۵)

پھر چھ سال بعد ۱۳۳۷ھ میں دیوبندیہ نے "کوکبۂ شہابیہ" کی بحث فقہی اور "تمہید ایمان" کی

بحث کلامی کو جوڑ توڑ کر طلب تحقیق کے پردے میں وہی مکر دوبارہ رچایا تو بفیض امامِ اہلسنت قدس سرہ "الموت الاحمر" میں حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مقام پر اسی فتوائے امام کی شرح میں فرمایا۔

"جو کلمہ اپنے صاف صریح متبین معنیٰ پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا ہوگا اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعین ہرگز نہ ہوگا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطورِ متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا۔ نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے بھلا اگر کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہیں یا اس سے ایذا نہ پائیں گے کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنیٰ کی طرف فورًا متوجہ نہیں کرتا اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا نہ دیں گے قطعًا دیں گے جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر ــــــ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا پانا نہ تعین پر موقوف نہ خاص معنی قبیح نیت قائل جاننے پر دلیل۔ ــــــ جہاں نیت کا علم نہ ہو مجرد احتمال لفظ پر گستاخی و اذیت سے کیونکر خارج ہو جائے گا۔" (الموت الاحمر ص۳۲،۳۳)

اس تمہید کو غور سے پڑھیے تفصیل درکار ہو تو کتب اصول و کلام کی طرف مراجعت کیجیے زیادہ استطاعت نہ ہو تو بنظر انصاف و بہ نگاہ عمیق "الموت الاحمر" ہی دیکھ لیجیے۔ فی الحال اپنے سوال و مقال پر جداگانہ نظر ارشادی لیجیے ——— آپ نے "الملفوظ" میں ارشاد امام

"بعینہ یہی تقویت الایمان میں لکھا"

کا مشارٌ الیہ لفظ ہی سمجھا۔ مفاد و مراد سمجھنا نہ لکھا اور پھر فرق قائلین نہ کیا کہ ظلمت وسوسہ کافور ہو کر انشراح صدر ہو جاتا ——— آپ پوچھتے ہیں اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں کیا فرق ہے؟

جی وہی فرق ہے جو "المعتقد المنتقد، سیف الجبار، کوکبۂ شہابیہ، سل السیوف حتٰی کہ تحقیق الفتویٰ ——— اور ——— المستند المعتمد، تمہید ایمان، وقعات السنان، الموت الاحمر" ——— سے ظاہر ہے۔

علامہ بدایونی کا دہلوی کو کافر نہ قرار دینا، امام اہلسنت کا دہلوی کے کفریات کی نسبت لزوم و تبیین کی صراحت فرمانا اور علامہ خیرآبادی کا "تحقیق الفتویٰ" میں نیت و مراد دلی و قصد دلی کے الفاظ فرما کر لزوم و احتمال دکھا کر افضاء و تادی کی تعبیر لا کر کفریۂ دہلوی کا لزوم و تبیین آشکارا فرمانا ——— اور ——— عبارات دیوبندیہ پر دیوبندیہ کے رد و تکفیر میں "المستند و تمہید ایمان و وقعات السنان" وغیرہ کا اور ہی طرز پر آنا حتٰی کہ عبارات دیوبندیہ کو صراحۃً صریح نا قابل تاویل و متعین فرمانا ——— عالم تو عالم ایک سوجھ بوجھ رکھنے والے طالب علم کو بھی عبارات دہلویہ اور عبارات دیوبندیہ میں فرق واضح باور کراتا ہے،

جی وہی فرق ہے جو کفریات دہلوی اور کفریات دیوبندیہ پر رد و مواخذہ وحکم میں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کے فرق تعبیر سے ظاہر ہے کہ کفریات دہلوی پر **حکم کلمہ** بیان کرتے ہوئے فرمایا

"حضرات انبیاء اور سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کی توہین وتنقیص کے کلمات اور ان کی شان میں بے ادبانہ بدگوئیوں اور گستاخیوں سے کتاب بھری ہوئی ہے ایسے کلمات بے شک کفر ہیں"۔ (اطیب البیان ص۴۷)

اور وہیں جب کفریات دیوبندیہ پر دیوبندیہ کے کافر قطعی کلامی ہونے کو بیان کرنا ہوا تو کفریات دیوبندیہ کی یوں تعبیر فرمائی۔

"اسماعیل کے بعد وہابیہ کے اور دوسرے پیشواؤں نے شان انبیاء علیہم السّلام میں **شدید گستاخیاں** کیں اور توہین کے **نہایت ناپاک کلمات لکھے**"۔ (اطیب البیان ص۴۷۵)

آپ لکھتے ہیں کہ

"اسماعیل دہلوی کے وہ کون سے کفریہ جملے ہیں جن کی تاویل فاضلِ بریلوی نے کی ہے۔ (چمار سے بھی ذلیل) کفریہ قول بدتر از بول کی فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے (قول گاؤ وخر کی) فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے"۔

توسنیے! امام اہلسنت قدس سرہٗ جیسے وارث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب رسول کا نہ یہ منصب، نہ امام نے یہ کیا بلکہ دہلوی کے پیروؤں نے جو تاویلات کیں ان کا رد فرمایا ہے۔ دیکھیے "کوکبۂ شہابیہ ص۳۲

"وائے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو۔ بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو۔ ولی جانو امام مانو۔ جو اسے برا کہے اولٹی اسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو اس کی حمایت میں عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسِ پشت ڈالو۔ یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ ع اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار۔ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمہاری ساری بناوٹوں کا دربار جلا گیا۔ تقویۃ الایمان

یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولیے اور اوس سے کچھ اور معنیٰ مراد لیجیے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ"۔

نیز "کوکبۂ شہابیہ" ص۳۳ کا حاشیہ

"یہاں اس کے پیروؤں کی غایت معذرت وسخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اس نے بقصد توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لیے ہے مگر یہ بناوٹ اُسی قبیل سے ہے کہ ع لن یصلح العطاء ما افسدہ الدھر

قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع و قبیح میں سوق کلام خاص بغرضِ توہین ہونا کس نے لازم کیا۔ کیا اللہ و رسول کو برا کہنا اُسی وقت کلمۂ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمۂ کفر نہیں ؟ علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں ان کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اس میں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں۔ شفا شریف صفہ ۳۳ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہا الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکن تکلم فی جہتہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ھو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جہتہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجہالۃ او ضجر او سکر او قلۃ ضبط لسانہ او تہور فی کلامہ فحکم ھٰذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اھ مختصراً یعنی اس کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شانِ اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اُس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اُس کے حال سے ظاہر ہو کہ اُس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۔ ۱۲ منہ"

جیسا کہ علامہ فضل حق خیرآبادی، حضرت صدر الافاضل اور شیر بیشۂ سنت وغیرہم علمائے اہلسنت نے "تحقیق الفتویٰ، اطیب البیان، جمال الایمان والایقان بتقدیس محبوب الرحمن" وغیرہا کتب رد وہابیہ میں یہی کیا ہے

یہ تعبیر آپ نے بے سوچے سمجھے انجانے میں کی ہے یا سوچ سمجھ کر قصداً کسی دل کی دبی کا اشعار کیا ہے ؟ ـــــ رہی دہلوی کفریات میں من حیث اللفظ والاستعمال مع حیثیۃ القائل ـــ وہ گنجائش تاویل جس کی بنا پر امام اہلسنت قدس سرہ نے تکفیر دہلوی سے کف لسان فرمایا

وہ وہی گنجائش تاویل ہے جو علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہٗ کو "المعتقد المنتقد" میں دہلوی کی تکفیر قطعی کلامی سے مانع آئی ـــــ اور علامہ ممدوح نے اسے صرف مخالفِ اہلِ سنت کہنے پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اس کا بیان شافی "تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل" میں ہے وہی گنجائش تاویل ہے جو علامہ ممدوح کو "سیف الجبار" میں بھی دہلوی کی تکفیر قطعی کلامی سے مانع آئی اور موصوف نے بغرض رد نقل تکفیر پر اکتفا فرمایا اور دہلوی بکواسوں کو

صاف صراحۃً بے دینی اور خلاف عقیدۂ اہلسنت فرمایا جیسا کہ اس کا بیان تفصیلی تقدیمِ "تحقیق جمیل" میں ہے

وہی گنجائش تاویل ہے جس کی بنا پر حضرت بابرکت گل بوستان علم و معرفت حضرت مولانا سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ مارہروی قدس سرہ نے روافض و خوارج کے علاوہ تکفیر وہابیہ ماضیہ میں عرب و عجم کے علمائے اہلسنت کے درمیان اختلاف دکھلایا ـــــ کہ فرمایا

"جن **اکابر دین** نے عرب و عجم میں خوارج و روافض کو باوجود ان کے کلمہ گو ہونے اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے کے گمراہ یا کافر کہا اور ان کے رد کو امر ضروری بتایا اور ان سے بغض رکھنے ان کی اہانت کرنے کو امر شرعی دینی مانا وہ سب حضرات مخالف ندوہ کے ہیں۔ اور ندوہ ان کے مخالف ہے ـــــ اسی طرح وہ سب **حضرات حرمین شریفین** اور ہندوستان کے جو **وہابیہ** کو گمراہ یا **کافر** ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے وہ سب ندوہ کے مخالف ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے"ـــــ (رغم الھازل ص۱۲)

اور پھر تکفیر وہابیہ کرنے والے علمائے اہلسنت کے حکم و فتویٰ سے وہابیہ کی تکفیر نہ کرنے والے بلکہ وہابیہ کو صرف گمراہ کہنے پر اکتفا کرنے والے علمائے اہلسنت پر کچھ الزام نہ مانا حتیٰ کہ خاص بحث تکفیر دہلوی میں "تحقیق الفتویٰ" کا ذکر کیا مگر اس میں مذکور تکفیر کی نسبت **کلمات دہلوی** کی طرف کی۔ **دہلوی** کی طرف نہیں کی ـــــ کہ فرمایا

" مولوی اسماعیل کی کتاب "تقویۃ الایمان" وغیرہ کا حال تو یہ ہے کہ خاص دہلی میں خود مولوی اسماعیل کی حیات و زمانہ میں جناب مولانا مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے کتاب "تحقیق الفتویٰ" تصنیف فرمائی جس میں مولوی اسماعیل کے ان **کلمات کفریہ** کا کفر ثابت کیا" (رغم الهازل صفحہ ۲۲)

وہی گنجائش تاویل ہے جسے خود صاحب "تحقیق الفتوی" علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے خاص مقام بیان حکم میں "تاویلاتِ وور از کار" — (سیف الجبار ص ۶) سے تعبیر فرمایا

وہی گنجائش تاویل ہے جس کو علامہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ

" اگر قائل یہ تاویل کرے کہ میرا مقصد نفس ذات کے لحاظ سے امکان ذاتی ہے اور حقیقت انسانی کے اعتبار سے ممکن ہے کہ فقیر کو بادشاہ پر تسلط حاصل ہو جائے تو کوئی شخص اس تاویل کو قبول نہیں کرے گا کیونکہ عرف میں امکان ذاتی ہرگز متبادر نہیں ہے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آتا، معنی متبادر خود اپنا کام کرتا ہے، تاویل اس کی تلافی نہیں کر سکتی" — (تحقیق الفتویٰ ص ۱۵۵)

وہی گنجائش تاویل ہے جو حضرت صدر الافاضل کو دہلوی کے "چمار سے بھی زیادہ ذلیل" قول پر دہلوی اور اس کے **پیروؤں** کی تکفیر سے مانع آئی — اور حضرت صدر الافاضل نے دہلوی اور اس کے پیروؤں کو "ظالم و بدنصیب" کہنے پر اکتفاء فرمایا جیسا کہ اطیب البیان ص ۴۶۹ میں ہے۔

"کیا اس لفظ سے انبیاء کی توہین نہیں ہوتی ہے ـــــ ظالموں سے پوچھو یہ کہاں سے کہتے ہو۔ یہ بدنصیب مقبولان بارگاہ کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہتے ہیں"۔

وہی گنجائش تاویل ہے جو حضرت صدر الافاضل کو دہلوی کے "قول گاؤخر" پر دہلوی کی تکفیر سے مانع آئی اور اس مقام پر حضرت صدر الافاضل نے دہلوی کے قول کو کفری قول کہہ کر دہلوی کو بے دین اور بد دین کہنے پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اطیب البیان ص۱۹۹ میں ہے

"اسماعیل نے "صراط مستقیم" میں کفری قول لکھا ـــــ اس بے دین کو نہ سوجھا۔ دیندار اور بد دین میں یہ فرق ہے جو اسماعیل کی عبارت اور امام حجۃ الاسلام غزالی اور حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کی عبارتوں میں ظاہر ہے"۔

اگر آپ یہاں اپنا تمسک اسے ٹھہرائیں جو آخر "اطیب البیان" میں لکھا گیا کہ

"اسماعیل کی نسبت یہ مشہور تھا کہ اس نے اپنے تمام اقوال سے توبہ کر لی تھی"۔

تو اس پر سر دست اتنے ہی کلام کا جواب دیں کہ آپ نے اسے اپنے لیے نہ سہی حضرت صدر الافاضل کے لیے کیونکر مانا؟ ـــــ جب کہ امام اہلسنت قدس سرہ کا کفریات دہلوی کی نسبت ظہور و تبین فرمانا آپ کو منظور نہ ہوا ـــــ یا اسے حضرت صدر الافاضل کے لیے بھی آپ نہیں مانتے اور ان پر بھی ایسا ہی اعتراض قائم کرتے ہیں؟ یا ایک سرکش طاغی کی طرح امام اہلسنت قدس سرہ کے علاوہ حضرت صدر الافاضل کی بھی تکفیر کے لیے

آپ پر تول رہے ہیں ؟

ختام سخن در ہدایت خصوصی بہ روش اہل سنن

علمائے اسلام میں سے جس کسی نے جس کسی قائل کلمۂ کفر کی تکفیر سے اختلاف کیا اور اس کی عدم تکفیر کا قول کیا ہے مثلاً تبرائی روافض جو تبرائے ملعون کے قائل اور زعم امام معصوم صاحب وحی باطن کے مرتکب ہوئے وغیرہ ایسے ہر مقام پر تاویل وپہلوئے اسلام آپ جانتے ہیں ؟ اگر ہاں تو صاف ادعا تحریر کر دیجیے اور مقام اثبات میں بے شمار سوالات کے لیے تیار ہو جائیے — اور اگر نہیں جانتے تو ان ہزارہا ائمۂ دین وفقہائے محققین کی بارگاہ میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

کیا وہی خیال ملعون جو ایک سرکش طاغی امام اہلسنت قدس سرہٗ کی بارگاہ میں رکھتا ہے ؟ ہاں تو لکھ دیجیے تاکہ آپ کی مذہبی حالت آشکارا ہو جائے اور اماماں دین اساطین اسلام کی بارگاہوں میں آپ کی کفری جسارت عوام مسلمین پر بھی ظاہر وواضح ہو جائے اور اگر اس ناپاک جسارت سے ان حضرات کی بارگاہوں میں آپ اجتناب برتتے اور احتمال اسلام تک اپنی رسائی نہ ہونے سے ان حضرات کو عدم تکفیر پر موردِ الزام نہیں ٹھہراتے بلکہ اسے اپنی کوتاہ فہمی اور اپنی نظر کا قصور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کی بارگاہ میں ایسی کفری ملعون جرأت وجسارت کے تصور سے بھی تھراتے ہیں تو امام اہلسنت قدس سرہ کی بارگاہ میں یہی روش سالم منقذ من الضلال موصل الی حسن المآل چلنے سے آپ کو کیا مانع ہے ؟ باآنکہ امام اہلسنت قدس سرہ تکفیر دہلوی سے اپنے کف لسان کے منشا کی صاف تصریح بھی فرما رہے ہیں کہ

"لزوم والتزام میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو

کافر مان لینا اور بات — ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک

ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے"۔

(حاشیۂ کوکبۂ شہابیہ صہ ۶۱)

بلکہ "الموت الاحمر" صہ ۳۴ میں یہاں تک تصریح موجود کہ

"نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ

مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ"۔

اور دہلوی کی تکفیر کرنے والے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی "تحقیق الفتویٰ" میں اپنی نفیس بحثوں سے کفریات دہلوی کا لزوم وتبین ہی آشکار فرمارہے ہیں جیساکہ اس کا دافع ظلمات، کاشف شبہات بیان باصواب مع شہادات وتائیدات علمائے سلف، حجج خلف، کتاب مستطاب "کشف نوری" اور تصنیف لطیف "تحقیق جمیل" اور اس کی تقدیم نفیس نیز "لمعات ثلثہ"، و "حکم شرعی بر ہفوات ادیبی" میں ہے

اشرفی صاحب! یہ آپ کے سو سوالوں کا ایک جواب ہے اور نہایت کاشف حجاب و دافع عجاب و باصواب ہے جو آپ کی طبع بے راہ روی کرے تو اسے کجی سے لگام دے کر صراط مستقیم یعنی اہلسنت کے مسلک قویم و قدیم پر چلائے گا — بشرطیکہ آپ چلنا چاہیں۔ قبول حق میں نہ شرمائیں۔ ہلاکت اُخروی پر جسارت نہ کریں اپنی فانی و نقش بر آب آن بان سے دھوکہ کھا کر تسلیم حق وصواب کو این وآں پر نہ ٹالیں اور توفیق اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے — وہی مالک ہدایت وولی ارشاد ہے اسی کے لیے

ساری خوبیاں ہیں اور اس کی بے شمار رحمتیں برکتیں اور سلامتیاں ہوں اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کا ارشاد ہے لایزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ اور حضور کے برگزیدہ آل و اصحاب پر یہاں تک کہ حشر قائم ہو اور ہم جیسے غلامان سرکار گنہگاران بے شمار ان کی رحمت و رأفت سے وافر حصہ پائیں۔ الٰہی آمین

غلام رسول نوری

محرر نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام ماناپار بھریا

پوسٹ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴

۲۵؍شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

لمعاتِ ثلٰثہ[1]

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

بائیں رستے نہ جا مسافر سُن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علٰی رسولہ الکریم وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ٥

ادارہ سنی آواز ناگپور کے شائع کردہ "علمائے کچھوچھہ کی خدمات میں ضروری استفتاء" میں مولوی **انتخاب** صاحب **مرادآبادی** کی نسبت ان کے اخبار کے حوالے سے یہ مضمون مندرج ہے

"______ مجھے احمد رضا بریلوی کے نام سے گھن ہوگئی ہے اور جب میں نے بخوبی سمجھ لیا ہے کہ حضرت عبدالقادر بدایونی اور علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اسماعیل دہلوی کو کافر لکھا ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ جو اسماعیل دہلوی کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور احمد رضا بریلوی نے اسماعیل دہلوی کو کافر نہیں لکھا کفِ لسان کیا ہے منھ بند رکھا ہے اسماعیل دہلوی کو کافر کہنے میں اس کی زبان گنگ ہوگئی ہے تو بدایوں وخیرآباد کے فتوے کی روشنی میں احمد رضا کے ایمان پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے کہ احمد رضا مسلمان بھی ہے کہ نہیں"۔ (ہفت روزہ ندائے اہل سُنّت مرادآباد ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء)

اس سے ظاہر کہ انتخاب صاحب نے بقول خود بدایوں وخیرآباد کے فتوے کی روشنی میں امام اہلِ سنّت قدس سرہٗ کے ایمان (مسلّمہ علماء ومشایخ اہل سنّت عرب وعجم) پر سوالیہ نشان کا ادّعا کیا ہے اس لیے کہ انھوں نے **بخوبی** سمجھ لیا ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی اور علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اسماعیل دہلوی کو کافر لکھا ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ

---

[1] یہ مبارک اشتہار لاجواب بقلم حقیقت رقم حامیِ اسلام وسنیت، ماحیِ بدعت، سیدی وسندی حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی متع اللّٰہ تعالی المسلمین بطول بقائہ وافاض علینا من برکتہ الصوری والمعنوی ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ میں تالیف اور محرم الحرام ۱۴۲۰ھ میں نوری دارالافتاء بہریا سے اشاعت پذیر ہوچکا ہے۔ ۱۲ غلام رسول نوری محرر نوری دارالافتاء۔

جو اسماعیل دہلوی کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے تو انتخاب صاحب سے **مسئول کہ علامہ خیرآبادی کی نظر میں نفس عبارت تقویت الایمان صریح کلامی تھی یا اس کا غیر محتاج تفسیر؟**

اگر کہیے صریح کلامی تو اس کا **نیت و مراد دلی کی بحث سے بے علاقہ** ہونا ضروری' یا نہیں؟ تحقیق الفتویٰ میں جا بجا اس سے بحث بھی بدیہی' یا نہیں؟ اس کی اس عبارت میں

"جب قائل مذکور کی اس گفتگو (اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے الخ) سے حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اس کا دلی عقیدہ ظاہر ہوا اور **مخلص ایمانداروں** کے دلوں میں اس کے ایمان کے بارے میں **شبہہ واقع ہوگیا**" (تحقیق الفتوی مترجم ص۱۶۲)

اخیر کے الفاظ **کافر قطعی** ماننے کی تعبیر سے صاف جدا نہیں؟ اور پھر کافر قطعی نہ ماننے والوں کے **مخلص ایماندار** ہونے کی اس میں صاف صراحت نہیں؟ تو کیا یہ کہیے گا کہ علامہ خیرآبادی کے ایمان پر خود اُن کے فتوے سے (معاذ اللہ) سوالیہ نشان لگ گیا؟ اب اگر کہیے غیر محتاج تفسیر تو تفسیر کا علم ضروری بطور متکلّمین و فقہاء محققین شرط تکفیر معہود ہوا یا نہیں؟ اور بے اس کے اثبات کے آپ کا وہ مزعومہ سوالیہ نشان ہذیان نہ ٹھہرا؟ بلکہ بحکم ظاہر حدیث خود آپ پر اُلٹا نہ پڑا؟

علیحدہ

بر بنائے کفّ لسان امام ذی شان سے آپ کو (معاذ اللہ) نفرت ہو تو کیا وہ امام ہی تک محدود رہے گی؟ یا ہزار ہا ائمۂ دین محتاطین متکلّمین و فقہاء محققین کی طرف بھی ضرور مؤدّی ہوگی؟ کہ بوجہ تطرق احتمال کفّ لسان امام اہل سنّت قدس سرّہٗ کا مسلک متفرد نہیں بلکہ وہ خود بحمدہٖ تعالیٰ اس میں انہیں ائمۂ دین محتاطین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے متّبع ہیں۔

علیحدہ

حضرت علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی مہتمم تحفۂ حنفیہ پٹنہ بہار نے جو حضرت تاج الفحول علامہ

شاہ عبدالقادر بدایونی کے ارشد تلامذہ سے ہیں علیہما الرحمۃ والرضوان جب رسالۂ مبارکہ "سل السیوف" ندویوں کو بھیجا جس میں دہلوی کے گمراہ وکافر فقہی ہونے کا روشن بیان ہے تو ندویہ نے دہلوی کے متعلق تکفیر کے الزام کی رٹ سے بھری دو ورقی تحریر بھیجی جس کے رد میں حضرت قاضی صاحب نے "صمصام سنیت بگلوئے نجدیت" ۱۳۱۶ھ تیرہ سو سولہ ہجری میں تصنیف فرمائی اس میں ایک جگہ حضرت قاضی صاحب کے الفاظ یہ ہیں

___ "جب ہمارے علمائے کرام اسمٰعیل دہلوی کو بھی کافر نہیں کہتے" ص۶۹

اور ص ۹۲ پر الفاظ یہ ہیں

___ "اسمٰعیل واسماعیلیہ کا ہر مقال کفر مآل" ___

اس سے دہلوی کی نسبت حضرت تاج الفحول کا مسلک کف لسان ہونے کا اشعار ہے یا نہیں؟ نہ سہی خود قاضی صاحب کا یہی مسلک ظاہر ہونے سے تو گنجائش انکار نہیں۔ پھر کیا اُن کے ذہنِ حق پسند کی طرف اس نجس وملعون سوالیہ نشان نے راہ پائی؟ کیونکر پائے جب کہ اپنی اس تصنیف میں بوجہ اتفاق ان کا روئے سخن ہی کتاب مستطاب "سل السیوف" سے اس اثبات کی طرف ہے کہ عباراتِ دہلوی پر اس کی تکفیر کلامی نہیں اور تکفیر فقہی بیشک ہے جزاہ المولیٰ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ لمعات ثلثہ ہیں الزامات واسئلۂ تسعہ پر مشتمل لمعۂ اولیٰ دو شق اور ہر شق سوال واحد اور الزامین کی جامع لمعۂ ثانیہ الزام ہی میں دائر اور ثالثہ سوال واحد والزام واحد پر مبنی۔ انہیں بنظر متانت وفکرِ راست دیکھیں حق اس سے منکشف پائیں اور نظر صائب کے لیے اس سے بحمدہ تعالیٰ اسی کی امید ہے تو راہِ تسلیم اپنائیں جو اہلِ حق کی روش قدیم وقویم ہے اور اس صورت میں اسی کا اظہار اس تحریر کا جواب کافی ہوگا اور اگر نظر معاذ اللہ اس کے خلاف چلی تو ہر ایسے سوال والزام کا صاف صاف رفع وجواب لازم ہے جس کا رفع وجواب اپنے متقابل سے مستغنی کردے اس میں یہ نہ ہو کہ بعض پر لب کشائی بعض کو پشت نمائی ورنہ

پہلے سے کہے دیتے ہیں کہ مسکوت عنہا آپ کے تسلیم شدہ قرار پائیں گے۔

الفقیر **محمد کوثر حسن** السنی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

۱۲؍ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ بروز چہارشنبہ۔

ہاشمی میاں کی تحقیق

کفریاتِ اسماعیل کفریاتِ دیوبندیہ کی طرح نہیں

لہٰذا

تکفیر دہلوی سے کفِّ لسان کو کفر سے کچھ علاقہ نہیں

اس کے لیے ملاحظہ فرمائیں

"حکمِ شرعی بر ہفواتِ ادیبی" پر جناب موصوف کی تصدیق و تائید

۹۲/۸۶، حامی سنت، قاطع نجدیت، ماحی صلحکلیت حضرت علامہ مفتی **کوثر حسن** صاحب! اسلام و رحمت آپ کا مطبوعہ اشتہار "حکمِ شرعی بر ہفواتِ ادیبی" نظر نواز ہوا جن کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ ادیبی صاحب براہین، تحذیر الناس، اور حفظ الایمان کی عبارت کفریہ کی شرعی اطلاع کے باوجود ان کے مصنفین کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ کفریاتِ دیوبندیہ کو کفریات اسماعیل کی طرح سمجھ کر کفِّ لسان کرتے ہیں۔ ادیبی صاحب کے مذکورہ بیان کے شرعی گواہوں کا ذکر بھی آپ کے اسی اشتہار میں ہے۔ حضرت مفتی صاحب! مولیٰ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں مزید برکت عطا فرمائے۔ بر تقدیر صحت نقل اقوال ادیبی شرعاً ادیبی صاحب پر بھی وہی حکم ہے جو فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں تھانوی، نانوتوی، انبیٹھوی اور گنگوہی کے لیے ہے جو حفظ الایمان، تحذیر الناس

اور براہین قاطعہ کے کفر کو کفر اور اس کے مصنف وقائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی شریعت مطہرہ میں کافر و مرتد ہے مولیٰ تعالیٰ سواد اعظم اہل سنت کو ہفوات ادبی بلکہ کفریات ادبی سے محفوظ رکھے ۔ اللہ تعالیٰ غوث وخواجہ اور مخدوم ورضا کے صدقے میں آپ سے اسی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کا کام لیتا رہے جزاک اللہ فی الدارین خیرا ۔ فقیر اشرفی وگدائے جیلانی محمد ہاشمی اشرفی جیلانی ۔ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء نزیل پٹنہ بہار ۔

۸۶/۹۲

حامی سنت، ماحی بدعت، باحث و محقق حضرت علامہ مفتی کوثر حسن صاحب سلام و رحمت

آپ کا مطبوعہ اشتہار "حکم شرعی بر ہفوات ادبی" نظر نواز ہوا۔

جس کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوا کہ ادیب صاحب براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور حفظ الایمان کی عبارات کفریہ کی [illegible] کے باوجود ان کے مصنفین کی تکفیر نہیں کرتے۔

بلکہ کفریات دیوبند کو کفریات [illegible] سے کم سمجھ کر کف لسان کرتے ہیں۔

جو ادیب صاحب کے مذکورہ بیان کے شرعی گواہوں کا ذکر ہے آپ کے اس اشتہار میں ہے

حضرت مفتی صاحب! مولیٰ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں مزید برکت عطا فرمائے۔

[illegible] احوال ادبی۔

شرعاً ادیب صاحب پر بھی وہی حکم ہے جو فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں تھانوی، نانوتوی، [illegible] اور گنگوہی پر لکھا ہے۔

جو حفظ الایمان، تحذیر الناس اور براہین قاطعہ کے کفر کو کفر اور ان کے مصنف وقائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی شریعت مطہرہ میں کافر و مرتد ہے۔

مولیٰ تعالیٰ سواد اعظم اہلسنت کو ہفوات ادبی بلکہ کفریات ادبی سے محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ غوث و خواجہ اور مخدوم و رضا کے صدقے میں آپ سے اسی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کا کام لیتا رہے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا

فقیر اشرفی و گدائے جیلانی۔

محمد ہاشمی اشرفی جیلانی

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء

نزیل پٹنہ، بہار

بقلم

[illegible]

[illegible]

پیغام

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں۔ تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ روشن ہوئے۔ ان سے تابعین روشن ہوئے۔ تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے۔ ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے خدا و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

RAZA ACADEMY

26, Kambekar Street, Mumbai-3, Ph.: 022-56342156